REGD NO P-67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ششماہی
۵۰-۳ روپے
ممالکِ غیر
۵۰-۷ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۸ || ۲۶ نبوت ۱۳۳۸ ہش | ۲۴ جمادی الاول ۱۳۷۹ھ | ۲۶ نومبر ۱۹۵۹ء || نمبر ۴۸

جلسہ سالانہ میں ضرور تشریف لائیں

انشاء اللّٰہ القدیر آپ کے لئے بہت مفید ہوگا (المسیح الموعود)

(از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

قادیان کی یہ چھوٹی سی مگر مقدس بستی جسے اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ نبی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مسکن اور مدفن بنایا۔ جسے اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے نوشتوں اور پیشگی خبروں کے مطابق چودھویں صدی ہجری کے دور میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا مرکز بنایا ۔۔ یہ مبارک بستی جس کی تقدیس کے لئے یہی ایک سند کافی ہے کہ اس میں آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم کا بروز کامل پیدا ہوا۔ اور یہ مہبطِ انوارِ الٰہیہ بن گئی ۔۔۔ ہاں یہی وہ بستی ہے جہاں سے اس زمانہ میں اسلام کی طرف سے اُن تمام حملوں کا منہ توڑ اور مسکت جواب دیا گیا۔ جو مخالفینِ اسلام بڑی شدومد کے ساتھ کر رہے تھے۔ اور بزعم خود یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ اسلام مُردہ ہو چکا ہے۔ ۔۔ مگر اللّٰہ تعالیٰ کا فرستادہ اپنے ہاتھوں میں آبِ حیات اور تریاق کے جام تھامے عین وقت پر آسمان کی بلندیوں سے اترا اُس نے لبالب جام نیم مردہ اسلام کے ہونٹوں سے لگا دیئے ۔۔ اسلام کی وہ روح جو ثریا تک پہنچ چکی تھی واپس لوٹ آئی اور پھر وہی اسلام اپنے مخالفین پر ٹوٹ پڑا اور وہ مدافعت کی کہ اعداء اسلام کے دانت کھٹے ہو گئے۔

ہاں یہی مسیحائے زماں اس بستی میں اپنی زندگی کے چوہتر سال مکین رہا وہ ان گلیوں میں پھر کر اسلام کا نعرہ بلند کرتا رہا اور اسی کی برکت تھی یہ دور افتادہ گمنام سی بستی اللّٰہ تعالیٰ کی برکات کا مورد بن گئی اور یہ شرف اسے تا قیامت حاصل رہے گا ۔۔۔!!

یہی وہ مبارک بستی ہے جس میں اللّٰہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۱ء میں پہلا جلسہ منعقد فرمایا اور یہ تاکید فرمائی کہ آئندہ رہتی دنیا تک یہ سالانہ جلسہ برابر ہوتا رہے، یہ اسی فرمودہ کی برکت اور اللّٰہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ شدید ترین گردشِ ایام کے باوجود جماعت کے مخلصین ہر سال یہاں آتے اور جلسہ کی رونق بڑھاتے ہیں۔ اور ابراہیم ثانی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے روحانی طیور دور دراز کا سفر گویا اڑ کر طے کرتے اور اس روحانی مرکزی اجتماع میں شامل ہوتے ہیں۔

ہمارا یہ سالانہ اجتماع جو اس سال بتاریخ ۱۵ تا ۱۶-۱۷ دسمبر ۱۹۵۹ء منعقد ہو رہا ہے اپنے اندر دنیوی رنگ اور کوئی مادی مقصد نہیں رکھتا بلکہ یہ چونکہ ایک **روحانی اجتماع** ہے اور روحانی اغراض کے ماتحت اس کا انعقاد عمل میں آتا ہے۔ اسلئے یہ عبادت کے حکم میں آجاتا ہے۔ سیدنا مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے :-

"جلسہ سالانہ میں ضرور تشریف لائیں۔ انشاء اللّٰہ القدیر آپ کے لئے بہت مفید ہوگا۔ جو للّٰہ سفر کیا جاتا ہے۔ وہ عند اللّٰہ ایک قسم عبادت کے ہوتا ہے۔"

ہم ہر سال ان ہی **پاک مقاصد** کے پیش نظر یہاں جمع ہو کر اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے دعائیں کرتے اور تجویزیں سوچتے ہیں اور امن عالم کے حق میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ اسلئے ہمارا یہ اجتماع خالصتہً دینی اجتماع ہے اور پھر اسی میں صرف یہی فائدہ نہیں کہ ہم اشاعتِ اسلام کی تجاویز پر غور کرتے ہیں بلکہ ہم ان مقدس گلیوں میں چلتے پھرتے ہیں جہاں اللّٰہ تعالیٰ کا مقدس نبی چلتا پھرتا رہا ہم ان مقدس مقامات کی زیارت کرتے ہیں جنہیں خدا تعالیٰ کے فرستادہ کا مسکن ہونے کی وجہ سے تقدس حاصل ہے ۔۔ ہم **مسجد اقصیٰ** کو دیکھتے ہیں جس میں خطبہ الہامیہ کا نزول آسمان کی رفعتوں سے ہوا ۔۔۔ ہم **مسجد مبارک** کو دیکھتے ہیں جس میں جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء نے نمازیں ادا کیں ۔۔۔ ہم **بیت الفکر** کو دیکھتے ہیں جس میں زہد و ریاضت کی خوشبوئیں بکھری پڑی ہیں ۔۔۔ ہم **بیت الدعا** کی زیارت کرتے ہیں جس میں درد و سوز بھری دعاؤں کا گداز آج بھی ہمارے اعصاب محسوس کرتے ہیں۔ ہم بہشتی مقبرہ کو دیکھتے ہیں جہاں ہمیں دنیا کے دور دراز ملکوں کے رہنے والے مخلصین سیّد... (باقی صفحہ ...)

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۴ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ربوہ سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی البتہ اخبار الفضل میں شائع شدہ جو رپورٹیں یہاں موصول ہوئی ان کا خلاصہ دوسری جگہ درج کیا گیا ہے

احباب جماعت اپنے محبوب امام ہمام کی صحت کاملہ اور کام کرنے والی لمبی عمر کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۲ نومبر حسب اعلان نظارت تعلیم و تربیت رسالہ برکات الدعا کا امتحان منعقد ہوا جس میں مقامی درویش بھی شریک ہوئے۔

قادیان ۲۴ نومبر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں الحمد للّٰہ موصوف گذشتہ بدھ کے روز آٹھ بجے شب کی گاڑی سے مع اہل و عیال پاکستان سے واپس تشریف لے آئے تھے۔ مقامی درویشان نے مسجد مبارک کے گیٹ پر آپ کا پُرتپاک استقبال کیا۔

مسٹر آر۔ ایس رندھاوا کمشنر جالندھر ڈویژن کی بٹالہ میں آمد!

احمدیہ وفد کی ملاقات

قادیان ۲۱/۱۱/۵۹ - آج مسٹر آر۔ ایس رندھاوا صاحب کمشنر جالندھر ڈویژن سمال سیونگ سکیم کو کامیاب بنانے کے لئے بٹالہ تشریف لائے۔ اس موقعہ پر تحصیل بٹالہ کے معززین کو ایس۔ ڈی۔ ایم صاحب نے بٹالہ میں جناب کمشنر صاحب کے استقبال اور جلسہ میں شمولیت کے لئے دعوت دی۔ احمدیہ جماعت کی طرف سے مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ۔ مکرم برکات احمد صاحب راجیکی ناظر امور عامہ۔ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز بی۔ اے ناظر بیت المال بٹالہ تشریف لے گئے اس موقعہ پر ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور شری کے سی پانڈے اور ضلع کے دوسرے افسران مع دیگر معززین کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ جناب کمشنر صاحب کی آمد پر جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے فرداً فرداً تمام دوستوں کا تعارف کرایا۔

اس کے بعد ٹاؤن ہال بٹالہ میں ایک استقبالیہ جلسے کا انعقاد ہوا۔ جس میں سمال سیونگ سکیم کے ماتحت جن لوگوں نے رقمیں جمع کرائی تھیں یا جمع کرانے کا وعدہ کیا تھا ان کی فہرست ڈپٹی کمشنر صاحب نے پڑھ کر سنائی۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے مبلغ سات ہزار روپیہ کی رقم کا وعدہ کیا گیا۔ گذشتہ سال اس سکیم کے ماتحت جماعت کی طرف سے مبلغ ستر ہزار روپیہ داخل کیا گیا تھا۔ تحصیل بٹالہ سے کل مبلغ تین لاکھ کے قریب رقم اس سکیم کے ماتحت داخل کرانے کے وعدے کئے گئے۔

جناب کنور رندیپ سنگھ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور کی قادیان میں آمد

قادیان ۲۲/۱۱ آج جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس کنور رندیپ سنگھ صاحب مع بخشی ونشوانا تھ صاحب ڈی۔ ایس۔ پی بٹالہ و دیگر پولیس افسران کے احمدیہ محلہ میں تشریف لائے۔ آپ نے مقدس مقامات کی زیارت کی اور جلسہ گاہ کو خاص طور پر دیکھا۔ چونکہ جلسہ سالانہ پر ۲۰۰ افراد پر مشتمل قافلہ پاکستان سے بھی آرہا ہے۔ لہٰذا حفاظتی انتظام کی دیکھ بھال کے لئے ایس۔ پی صاحب نے جلسہ گاہ کو ملاحظہ فرمایا۔ انہوں نے جماعت کے ذمہ دار افراد کی درخواست پر دعوت چائے کو بھی قبول کیا۔ جس کا احمدیہ مہمانخانہ میں انتظام کیا گیا۔ جناب ایس۔ پی تقریباً ایک گھنٹہ محلہ احمدیہ میں قیام کے بعد واپس بٹالہ تشریف لے گئے۔

(نامہ نگار)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

وادی پونچھ میں احمدی مبلغ کا تربیتی دورہ

ایک ہی دن میں یکے بعد دیگرے چار کامیاب جلسے

از مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب ناظر ڈی سی آفس پونچھ

بسلسلہ تبلیغی و تربیتی دورہ حسب پروگرام جناب مولینا مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ بتاریخ ۱۳ ماہ نومبر ساڑھے سات بجے شام شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ چارکوٹ کی معیت میں وارد پونچھ ہوئے۔ راقم نے اپنے معزز مہمانوں کے اعزاز میں چند مقامی گزیٹڈ آفیسر صاحبان کو بھی ڈنر (Dinner) پر مدعو کیا تھا باہم تبادلۂ خیالات کا موقعہ مل گیا۔ اس موقعہ پر ۱۵ نومبر کو جلسہ عام کی تجویز ہوئی۔ ۱۴ نومبر محترم مولینا صاحب انفرادی ملاقاتوں میں مصروف رہے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عقائد و تعلیمات سے عوام کو روشناس فرماتے رہے۔

۱۵ نومبر پروگرام کے مطابق لاؤڈ سپیکر پر جلسہ کا اعلان ہوا۔ مقررہ جگہ پر پبلک کے لئے قالین وغیرہ بچھائے گئے۔ مائیکروفون اور لاؤڈ سپیکر بھی فٹ کیا گیا۔ نو بجے سے ہی لوگ جلسہ گاہ میں جمع ہونے شروع ہوگئے۔ پورے دس بجے تلاوت قرآن کریم کے ساتھ جلسہ کی کاروائی زیر صدارت میر غلام محمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل شروع ہوئی۔ شیخ حمید اللہ صاحب نے تلاوت قرآن کریم فرمائی۔ مسٹر عبد الرحمن صاحب نابائی نے خوش الحانی سے نعت شریف سنائی۔ راقم نے تعارفی تقریر میں محترم مولینا صاحب کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد حضرت مولینا صاحب سٹیج پر تشریف لائے۔ آپ نے کلمہ شہادت سے اپنی تقریر کا آغاز فرماکر مذہب اسلام کی بلند صداقت پر قرآن شریف اور سائنس کی روشنی میں سیر کن بحث کرتے ہوئے ثابت کیا کہ اسلام اور بانی اسلام صلعم ہی دنیا والوں کے لئے مدار نجات ہیں اور یہی ایک مذہب ہے جو اتحاد و امن۔ یکجہتی اور کامل توحید کی تعلیم دیتا ہے۔ مولینا کی پُر معارف تقریر دو گھنٹہ تک جاری رہی۔ سامعین نے مولینا صاحب کے کلام کو ازدیاد ایمان کا موجب محسوس کیا۔ تاثرات کی نہ دیں باوجود بر دوست کے بڑے سکون سے تقریر کو سنا گیا۔ آخر میں صاحب صدر نے مولینا صاحب کی عالمانہ تقریر کو سراہتا کرتے ہوئے آپ کا شکریہ ادا کیا۔ پبلک تاثرات کے پیش نظر سیرت کمیٹی کے پریذیڈنٹ بابو محمد رمضان صاحب نے اسی وقت لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ اعلان کر دیا کہ شام کے ۸ بجے جامع مسجد میں مولینا صاحب توحید و رسالت پر تقریر فرمائیں گے۔ اس دعوت کو مولینا صاحب موصوف نے بخوشی قبول فرمایا۔ اس کے بعد ڈیڑھ بجے مولینا صاحب ممدوح گوردیپ کے سلسلہ میں سنت سنگھ کی دعوت پر گوردوارہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں پر ممدوح نے تلاوت قرآن کریم کے بعد بابا نانک اور اسلام کے عنوان پر آدھ گھنٹہ تقریر فرمائی۔ اور گرنتھ صاحب کی روشنی میں مدلائل تو یہ ثابت کیا کہ حضرت بابا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ سراپا اسلام کے فدائی تھے۔ اس تقریر کو سامعین نے بہت پسند کیا۔ اس سلسلہ میں ۵ بجے شام جہنت صاحب گوردوارہ کی خواہش و استدعا پر مولینا موصوف نے بدوران جلوس چوک بازار میں ایک اور تقریر فرمائی۔ جس میں بابا نانک کے چولہ کا ذکر کرتے ہوئے ضرورتِ الہام پر سیر کن بحث سے سامعین کو نیا علم دیا۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مولینا ممدوح نے بابا نانک کی اُس سنگدی کا ذکر بھی کیا۔ جو کہ جنم ساکھی بھائی بالا والی میں مندرج ہے۔ جس میں حضرت اقدس کی نسبت زندہ و نمایاں اعلان ہے۔ شام کے ۸ بجے مولینا صاحب نے مسجد بھنگیاں والی میں زیر اہتمام سیرت کمیٹی بوجہ کونت ممبر پر بیٹھ کر تقریر فرمائی۔ تقریر کا آغاز کلمہ طیّبہ سے فرماکر سامعین پر توحید و رسالت کا انکشاف کیا۔ اور ثابت کیا۔ کہ اسی کلمہ طیّبہ میں اسلام کی تمام تعلیمات منضبط ہیں۔ اور یہ تقریر تقریباً گیارہ بجے رات تک جاری رہی۔ یاد رہے۔ کہ پریذیڈنٹ سیرت کمیٹی نے مسجد جامع میں جلسہ کا اعلان کیا تھا۔ مگر بدقسمتی سے چند خود غرض ملاؤں نے مولینا صاحب کے علم و عرفان سے مرعوب ہو کر فساد اسلئے کا فساد کرنے کا ارادہ کیا۔ جس کو سنجیدہ طبقہ نے بڑا محسوس کیا۔ اس لئے شہر کے تعلیم یافتہ طبقہ نے ملاؤں کی نازیبا حرکات سے متنفر ہو کر جلد ہی دوسری مسجد میں تقریر کا انتظام کیا۔ اور اس طرح ایک ہی دن میں چار تقریریں ہوئیں۔ ہذا من فضل ربی۔ میں بحیثیت احمدی جملہ کارکنان سیرت کمیٹی و مقامی افسر صاحبان و روٴسائے شہر کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی معاونت و رفاقت سے اس دور افتادہ علاقہ میں اعلائے کلمۃ الحق کی کھلے بندوں تبلیغ ہوئی۔ ۲۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق

ڈاکٹری رپورٹوں کا خلاصہ

قادیان ۲۴ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ہفتہ زیر اشاعت اخبار الفضل میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے جو ڈاکٹری رپورٹیں شائع ہوئیں ان کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے:-

ربوہ ۱۶ نومبر (سوا نو بجے صبح) کل اور پرسوں شام کے وقت حضور کو کچھ ضعف کی شکایت ہو جاتی رہی ہے۔ اعصابی کمزوری بھی چند دن سے ہو رہی ہے رات نیند اچھی آگئی اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے (الفضل ۱۷ ۱۱/۵۹)

ربوہ ۱۷ نومبر (پونے دس بجے صبح) کل حضور کی طبیعت بوجہ ضعف اور اعصابی کمزوری خراب رہی رات نیند کم آئی اس وقت بے چینی کی تکلیف ہے (الفضل ۱۸ ۱۱/۵۹)

ربوہ ۱۸ نومبر (بوقت ساڑھے نو بجے صبح) کل دن بھر حضور کی طبیعت عام طور پر بہتر رہی رات نیند اچھی آگئی۔ اعصابی ضعف کی تکلیف چند دن سے چل رہی ہے اس کے باعث فکر ہے (الفضل ۱۹ ۱۱/۵۹)

ربوہ ۱۹ نومبر (بوقت دس بجے صبح) کل حضور کو اعصابی بے چینی اور ضعف کی شکایت رہی رات نیند ٹھیک آگئی اس وقت عام طبیعت بہتر ہے (الفضل ۲۰ ۱۱/۵۹)

ربوہ ۲۰ نومبر (بوقت سوا دس بجے صبح) کل دن بھر حضور کو اعصابی ضعف کی تکلیف رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ آج صبح کچھ بے چینی کی تکلیف ہے۔ (الفضل ۲۱ ۱۱/۵۹)

ربوہ ۲۱ نومبر (بوقت ساڑھے دس بجے صبح) کل حضور کو اعصابی بے چینی اور ضعف کی شکایت رہی رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت عام طبیعت بہتر ہے (الفضل ۲۲ ۱۱/۵۹)

احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے التزام کے ساتھ اپنے رب کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں۔

قادیان کے جلسہ سالانہ پر

دو سو پاکستانی احمدی احباب کا قافلہ آئیگا

ربوہ ۱۴ نومبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے اخبار الفضل میں اطلاع شائع فرمائی ہے کہ قادیان کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے چار سال کے طویل عرصہ کے بعد دو سو احمدی احباب کے قافلہ کی منظوری آگئی ہے۔ حضرت ممدوح نے اسی طرح مطلع فرمایا ہے کہ پاکستانی احمدیوں کا یہ قافلہ ۱۴ دسمبر کی صبح کو لاہور سے روانہ ہوگا اور ۱۹ دسمبر کی شام کو لاہور واپس آئے گا۔ امیر قافلہ جناب چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بیرسٹر امیر جماعت احمدیہ لاہور کو مقرر کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سب احباب کو احمدیت کے دائمی مرکز میں خیریت سے لائے۔ اور اس کی برکات سے متمتع ہونے کی توفیق دے۔ اور سلامت انہیں اپنے وطن واپس لے جائے اور ہر حالت میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین ۔

---

۲۲ ۱۶ نومبر مولینا صاحب ملحقہ جاتوں کے جماعت کی پڑتال کرتے رہے۔ ایک غیر احمدی دوست نے عصر کی نماز کے بعد بیعت بھی کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دوست کو استقامت بخشے۔ آمین۔

انسان کی بڑی سے بڑی خواہش دنیا میں یہی ہے کہ اس کو سکھ اور آرام ملے

اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ مقرر کی ہے جو تقویٰ کی راہ کہلاتی ہے

متقی سچی خوشحالی ایک جھونپڑی میں پا سکتا ہے جو دنیادار اور حرص و آز کے پرستار کو رفیع الشان قصر میں بھی نہیں مل سکتی

:- (کلمات طیبات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) :-

قرآن شریف میں وہ نکات اور حقائق ہیں جو روح کی پیاس کو بجھا دیتے ہیں!
کاش دنیا کو معلوم ہوتا کہ روح کی لذت کس چیز میں ہے اور پھر وہ معلوم کرتی کہ وہ قرآن شریف اور صرف قرآن شریف میں موجود ہے۔

"غور کر کے دیکھ لو کہ انسان اس دنیا میں چاہتا کیا ہے۔ انسان کی بڑی سے بڑی خواہش دنیا میں یہی ہے کہ اس کو سکھ اور آرام ملے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ مقرر کی ہے جو تقویٰ کی راہ کہلاتی ہے۔ اور دوسرے لفظوں میں اس کو قرآن کریم کی راہ کہتے ہیں اور یا اس کا نام صراط مستقیم رکھتے ہیں۔

کوئی یہ نہ کہے کہ کفار کے پاس بھی مال و دولت اور املاک ہوتے ہیں اور وہ اپنی عیش و عشرت میں منہمک اور مست رہتے ہیں۔ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ وہ دنیا کی آنکھ میں بلکہ ذلیل دنیاداروں اور ظاہر پرستوں کی آنکھ میں خوش معلوم دیتے ہیں مگر درحقیقت وہ ایک جلن میں مبتلا ہوتے ہیں ــــــ تم نے ان کی صورت کو دیکھا ہے مگر میں ایسے لوگوں کے قلب پر نگاہ کرتا ہوں وہ ایک سعیر اور سلاسل و اغلال میں جکڑے ہوئے ہیں جیسے فرمایا انا اعتدنا للکافرین سلاسل واغلالا وسعیرا۔ وہ نیکی کی طرف آ ہی نہیں سکتے۔ وہ ایسے اغلال ہیں کہ خدا کی طرف ان اغلال کی وجہ سے ایسے دبے پڑے ہیں کہ وہ حیوانوں اور بہائم سے بھی بدتر ہو جاتے ہیں۔ اُن کی آنکھ ہر وقت دنیا ہی کی طرف لگی رہتی ہے۔ اور زمین کی طرف جھکتے جاتے ہیں۔ پھر اندر ہی اندر ایک سوزش اور جلن بھی لگی ہوئی ہوتی ہے اگر مال میں کمی ہو جائے یا جس مراد تدبیر میں کامیابی نہ ہو تو کڑھتے اور جلتے ہیں یہاں تک کہ بعض اوقات سودائی اور پاگل ہو جاتے ہیں یا عدالتوں میں مارے مارے پھرتے ہیں یہ واقعی بات ہے کہ بے دین آدمی سعیر سے خالی نہیں ہوتا اسلئے کہ اس کو قرار اور سکون نصیب نہیں ہوتا جو راحت اور تسلی کا لازمی نتیجہ ہے۔ جیسے شرابی ایک جام شراب پی کر ایک اور مانگتا ہے اور مانگتا ہی جاتا ہے۔ اور ایک جلن سی لگی رہتی ہے ایسا ہی دنیادار بھی سعیر میں ہے کہ آتش آز ایک دم بھی بجھ نہیں سکتی۔ سچی خوشحالی حقیقت میں ایک متقی ہی کے لئے ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ اس کے لئے دو جنت ہیں۔

متقی سچی خوشحالی ایک جھونپڑی میں پا سکتا ہے جو دنیادار اور حرص و آز کے پرستار کو رفیع الشان قصر میں بھی نہیں مل سکتی۔ جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے اسی قدر بلائیں زیادہ سامنے آ جاتی ہیں۔ پس یاد رکھو کہ حقیقی راحت اور لذت دنیادار کے حصہ میں نہیں آئی یہ مت سمجھو کہ مال کی کثرت عمدہ عمدہ لباس اور کھانے کی خوشی کا باعث ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں بلکہ اس کا مدار ہی تقویٰ پر ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔"

"جبکہ ان ساری باتوں سے معلوم ہوگیا کہ سچے تقوےٰ کے بغیر کوئی راحت اور خوشی مل ہی نہیں سکتی تو معلوم کرنا چاہیئے کہ تقوےٰ کے بہت سے شعبے ہیں جو عنکبوت کے تاروں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں تقوےٰ تمام جوارح انسانی اور عقاید زبان اخلاق وغیرہ سے متعلق ہے۔ نازک ترین معاملہ زبان سے ہے بسا اوقات تقوےٰ کو دور کر کے ایک بات کہتا ہے اور دل میں خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے یوں کہا اور ایسا کہا حالانکہ وہ بات بُری ہوتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

زبان سے ہی انسان تقوےٰ سے دُور چلا جاتا ہے زبان سے تکبر کر لیتا ہے اور زبان سے ہی فرعونی صفات آ جاتی ہیں اور اسی زبان کی وجہ سے پوشیدہ اعمال کو ریاکاری سے بدل لیتا ہے۔ اور زبان کا زیان بہت جلد پیدا ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص ناف کے نیچے کے عضو اور زبان کو شر سے بچاتا ہے اس کی بہشت کی ذمہ داری میں ہوں حرام خوری اس قدر نقصان نہیں پہنچاتی جیسے قول زور۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ حرام خوری اچھی چیز ہے یہ سخت غلطی ہے اگر کوئی ایسا سمجھے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص جو اضطرار سؤر کھا لے تو یہ امر دیگر ہے لیکن اگر وہ اپنی زبان سے خنزیر کا فتوےٰ دے دے تو وہ اسلام سے دور نکل جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حرام کو حلال ٹھیراتا ہے غرض اس سے معلوم ہوا کہ زبان کا زیان خطرناک ہے اس لئے متقی اپنی زبان کو بہت ہی قابو میں رکھتا ہے اس کے مُنہ سے کوئی ایسی بات نہیں نکلتی جو تقوےٰ کے خلاف ہو۔ پس تم اپنی زبان پر حکومت کرو نہ یہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں اور اناپ شناپ بولتے رہو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔"

علوم ظاہری اور علوم قرآنی کے حصول میں ایک عظیم الشان فرق

"علوم ظاہری اور علوم قرآنی کے حصول کے درمیان ایک عظیم الشان فرق ہے دنیوی اور رسمی علوم کے حاصل کرنے کے واسطے تقوےٰ شرط نہیں ہے صرف و نحو۔ طبعی فلسفہ ہیئت و طبابت پڑھنے کے واسطے یہ ضروری امر نہیں ہے کہ وہ صوم و صلوٰۃ کا پابند ہو اور امر الہٰی اور نواہی کو ہر وقت مدنظر رکھتا ہوا اپنے ہر فعل و قول کو اللہ تعالیٰ کے احکام کی حکومت کے نیچے رکھے۔ بلکہ بسا اوقات عموماً دیکھا گیا ہے کہ دنیوی علوم کے ماہر اور طلبگار دہریہ منش ہو کر ہر قسم کے فسق و فجور میں مبتلا ہوتے ہیں۔ آج دنیا کے سامنے ایک زبردست تجربہ موجود ہے یورپ اور امریکہ باوجودیکہ وہ لوگ ارضی علوم میں بڑی بڑی ترقیاں کر رہے ہیں اور آئے دن نئی ایجادات کرتے رہتے ہیں لیکن ان کی [illegible] اخلاقی حالت بہت ہی قابل شرم ہے

لنڈن کے پارکوں اور پیرس کے ہوٹلوں کے حالات جو کچھ شائع ہوئے ہیں ہم تو اُن کا ذکر بھی نہیں کر سکتے۔ مگر علوم آسمانی اور اسرار قرآنی کی واقفیت کے لئے تقویٰ پہلی شرط ہے۔ اس میں توبۃ النصوح کی ضرورت ہے۔ جب تک انسان پوری فروتنی اور انکساری کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے احکام کو نہ اُٹھالے۔ اور اس کے جلال اور جبروت سے لرزاں ہو کر نیازمندی کے ساتھ رجوع نہ کرے۔ قرآنی علوم کا دروازہ نہیں کھُل سکتا۔ اور رُوح کے اُن خواص اور قویٰ کی پرورش کا سامان اس کو قرآن شریف سے نہیں مل سکتا۔ جس کو پاکر روح میں ایک لذّت اور تسلّی پیدا ہوتی ہے۔ قرآن شریف اللہ تعالےٰ کی کتاب ہے۔ اور اس کے علوم خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ پس اس کے لئے تقویٰ بطور نردبان کے ہے۔ پھر کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ بے ایمان، شریر، خبیث النفس، ارضی خواہشوں کے اسیر ان سے بہرہ ور ہوں۔ اس واسطے اگر ایک مسلمان مسلمان کہلا کر خواہ وہ صرف و نحو، معانی و بدیع وغیرہ علوم کا کتنا ہی بڑا فاضل کیوں نہ ہو۔ دُنیا کی نظر میں شیخ الکل فی الکل بنا بیٹھا ہو لیکن اگر تزکیہ نفس نہیں کرتا تو قرآن شریف کے علوم سے اُس کو حصّہ نہیں دیا جاتا۔

دنیا کی توجہ ارضی علوم کی طرف

مَیں دیکھتا ہوں کہ اس وقت دنیا کی توجہ ارضی علوم کی طرف بہت جُھکی ہوئی ہے اور مغربی روشنی نے تمام عالم کو اپنی نئی ایجادوں اور صنعتوں سے حیران کر رکھا ہے مسلمانوں نے بھی اگر اپنی فلاح اور بہتری کی کوئی راہ سوچی تو بدقسمتی سے یہ سوچی ہے کہ وہ مغرب کے رہنے والوں کو اپنا امام بنالیں اور یورپ کی تقلید پر فخر کریں۔

یہ تو نئی روشنی کے مسلمانوں کا حال ہے جو لوگ پُرانے فیشن کے مسلمان کہلاتے ہیں اور اپنے آپ کو حامی دین متین سمجھتے ہیں۔ اُن کی ساری عمر کی تحصیل کا خلاصہ اور لُبِّ لباب یہ ہے کہ صرف و نحو کے جھگڑوں اور بکھیڑوں میں پھنسے ہوئے ہیں اور ضالین کے تلفظ پر مرمٹے ہیں قرآن شریف کی طرف بالکل توجہ ہی نہیں اور ہو کیونکر جبکہ وہ تزکیۂ نفس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

ہاں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو تزکیہ نفس کے دعوے کرتا ہے وہ صوفیوں اور سجادہ نشینوں کا گروہ ہے مگر ان لوگوں نے قرآن شریف کو تو چھوڑ دیا ہے اور اپنے ہی طریق اختراع کر لئے ہیں۔ کوئی چِلّہ کشیاں کرتا ہے کوئی اِلّا اللہ کے نعرے مارتا ہے کوئی نفی اثبات توجہ۔ حبس دم وغیرہ میں مبتلا ہے۔ غرض ایسے طریقے نکالے ہیں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہوتے اور نہ قرآن شریف کا منشاء ہے اور نہ کبھی سلسلہ نبوت نے ایسے طریقوں کو پسند کیا۔

غرض یاد رکھنا چاہیئے کہ جب تک انسان ایک پاک تبدیلی نہیں کرتا ہے اور نفس کا تزکیہ نہیں کرتا قرآن شریف کے معارف اور خوبیوں پر اطلاع نہیں ملتی قرآن شریف میں وہ نکات اور حقائق ہیں جو رُوح کی پیاس کو بجھا دیتے ہیں۔

کاش دنیا کو معلوم ہوتا کہ رُوح کی لذت کس چیز میں ہے اور پھر وہ معلوم کرتی کہ وہ قرآن شریف اور صرف قرآن شریف میں موجود ہے"۔ (ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ صفحہ ۴۰۲ تا صفحہ ۴۰۵)

شری گورو سنگھ سبھا کلکتہ میں

سیرت حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ پر احمدی مبلغ کلکتہ کی کامیاب تقریر

(از مکرم کریم بخش صاحب سیکرٹری دعوت و تبلیغ کلکتہ)

مورخہ ۱۵ر نومبر ۱۹۵۹ء بروز اتوار کلکتہ کے سکھوں کی طرف سے حضرت بابا نانک کا جنم دن بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ چنانچہ اس موقعہ پر جناب سیکرٹری صاحب شری گورو سنگھ سبھا کلکتہ کی طرف سے جماعت احمدیہ کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی۔ گورو جنم دن پر اس سبھا کے ماتحت کلکتہ میں سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ پنجاب کے چیف منسٹر جناب سردار پرتاپ سنگھ کیروں بھی ان دنوں کلکتہ تشریف لائے ہوئے تھے اس لئے وہ بھی سبھا کی طرف سے جلسہ میں مدعو تھے۔ سیکرٹری صاحب موصوف نے خصوصیت کے ساتھ کیروں صاحب کی جلسہ میں تشریف آوری کے وقت پر ممبران جماعت احمدیہ کلکتہ کو بھی مدعو کیا۔ چنانچہ ان کی دعوت پر احمدی احباب کے ہمراہ مولانا بشیر احمد صاحب۔ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کلکتہ سکھوں کے اس عظیم الشان اجتماع میں تشریف لے گئے۔ مولانا صاحب موصوف اور خاکسار کو اسٹیج پر بہت عزت کے ساتھ جگہ دی گئی۔ کیروں صاحب نے حضرت بابا نانک صاحب کی سوانح حیات پر مفصل تقریر کی۔ اس موقعہ کا ایک فوٹو بھی پریس نمائندوں نے لیا جو یہاں کے اکثر اخباروں میں شائع ہوا۔ اس میں بھی مولانا موصوف کو شریک کیا گیا۔ مولانا موصوف نے سیرت حضرت بابا نانک پر نہایت ہی دلچسپ اور کامیاب تقریر کی جس میں آپ نے خصوصیت کے ساتھ حاضرین کو بتایا کہ حضرت بابا نانکؒ کا مشن کیا تھا اور آج اس مشن کو ہم سب مل کر کس طرح کامیاب کر سکتے ہیں۔ آپ کی تقریر بہت دلچسپی سے سُنی گئی۔ اکثر سکھ احباب نے اسے سراہا۔ اسٹیج سے نیچے مجمع میں جو احمدی احباب بیٹھے تھے ان کا بیان ہے کہ ہمارے اردگرد بیٹھے ہوئے سکھ دوست ایک دوسرے سے یہ کہہ رہے تھے کہ یہ لیکچرار صاحب بہت عمدہ باتیں بیان کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس جلسہ میں تبلیغ کا بہت موقع ملا۔ کیونکہ سکھوں کا بہت عظیم الشان اجتماع اس جلسہ میں تھا۔ تقریر کے بعد کئی سکھ دوستوں نے مولانا صاحب موصوف سے ملاقات کی اور خوشی کا اظہار کیا۔ اور بعض نے آپ کا ایڈریس بھی لیا تاکہ آئندہ مل سکیں۔ جلسہ میں جس قدر احمدی احباب تشریف لے گئے تھے ان سب کی چائے سے تواضع کی گئی۔ فقط والسلام

خاکسار سید کریم بخش سیکرٹری دعوت و تبلیغ کلکتہ

یوم التبلیغ

بتاریخ ۱۷ر جنوری ۱۹۶۰ء

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ تکمیل اشاعت کا ہے اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنے عزیزان۔ احباب۔ ہمسایوں اور ملنے والوں کو تبلیغ کرتا رہے۔ اس طرح کی انفرادی تبلیغ کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ ایک عرصہ سے "یوم التبلیغ" بھی مناتی ہے جس دن جملہ افراد جماعت ایک خاص تنظیم کے ماتحت اپنے باقی کاموں کو چھوڑ کر تبلیغ کا کام کرتے ہیں۔ اس سال

۱۷ر جنوری ۱۹۶۰ء بروز اتوار یوم التبلیغ

منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اسلئے جملہ عہدیداران تبلیغ سے درخواست ہے کہ وہ دیگر عہدیداران جماعت اور مخلصین حلقہ کے مشورہ اور تعاون سے اس روز تبلیغ کا خاص پروگرام بنائیں۔ مثلاً

۱۔ افراد جماعت کے مختلف گروپ بنائے جائیں ہر گروپ کا ایک انچارج مقرر کر دیا جائے۔

۲۔ تبلیغ کیلئے شہر کے مختلف حصوں کی تعیین کر کے ایک ایک حصہ میں ایک ایک گروپ بھیج دیا جائے۔

۳۔ گروپ کا انچارج اپنے حصہ میں حسب حالات سب مل کر یا علیٰحدہ علیٰحدہ تبلیغ کریں۔

۴۔ ہر گروپ کے پاس مناسب لٹریچر ہونا چاہیئے جو زبانی بات چیت کے بعد ایسے افراد کو دیا جائے جو متاثر ہوں یا دلچسپی کا اظہار کریں۔

۵۔ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو جذب کرنیکا بہترین ذریعہ دعا ہے پس مذکورۃ الصدر طریق پر تبلیغی پروگرام کے علاوہ احباب جماعت دعا کا التزام بھی رکھیں کہ اے مقلب القلوب خدا اپنے بندوں کے دلوں کو اپنی رضا کی راہ کی طرف پھیر دے تاکہ یہ نیک بن کر تیرے فضلوں کے وارث ہوں۔ نوٹ ۱: اس روز کی مجموعی تبلیغی رپورٹ دفتر مرکزی میں بھجوایا جائے۔
نوٹ ۲: جن جماعتوں کے پاس لٹریچر نہ ہو وہ ضروری لٹریچر نظارت ہذا سے طلب فرمائیں اس مطالبہ کیساتھ ڈاک خرچ اور مناسب قیمت لٹریچر بھی بھجوادیں کیونکہ یہ نقد دیگر قابل اشاعت لٹریچر کی طباعت میں لگایا جاتا ہے جو صدقہ جاریہ کا کام ہوتا ہے

مسئلہ ختم نبوت میں احمدیت کی فتح اور غلبہ

"ختم نبوت کے معنے قطع نبوت یا انقطاعِ رسالت کے نہیں"

مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند کی ایک تازہ تصنیف سے چند اقتباسات

:- (از مکرم مولوی عبد الحق صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم رانچی) :-

چودھویں صدی کا آغاز ہوا خدائی نوشتے پورے ہوئے۔ اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کرکے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

"اُٹھ کہ میں نے تجھے اس زمانہ میں اسلام کی حجت پوری کرنے کے لئے اور اسلامی سچائیوں کو دُنیا میں پھیلانے کے لئے اور ایمان کو زندہ اور قوی کرنے کے لئے چُنا۔"

(تریاق القلوب ص۹۰)

آپ نے وحی الٰہی کے مطابق مسیح و مہدی ہونے کا دعوے کیا۔ ایک عدیم النظیر شور مخالفت اپنوں اور غیروں کی طرف سے اُٹھا۔ وہ بڑھتا ہی گیا جس کے جواب میں جری اللہ نے فرمایا ؎

اب تو جو فرض مجھ پہ تھا ادا کر چکا ہوں میں
کون ہوں جو رد کروں حکم شہِ ذوالاقتدار

اس چھوٹی سی امن پسند اور صلح کل جماعت کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے بڑے منصوبے سوچے گئے۔ خطرناک مخالفت کے طوفان اُٹھے اور دیکھتے ہی دیکھتے دھوئیں کی طرح اُڑ گئے۔ یہ سب صفحۂ تاریخ کے ان مٹ نقوش ہیں۔

وجہ مخالفت اس امن پسند جماعت کی مخالفت کی وجہ "ربنا اللّٰہ" کا اعلان ہے۔ کیونکہ دورِ حاضر کی یہی واحد جماعت ہے جو اس بات کا دعوےٰ اور ثبوت پیش کرتی ہے کہ ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے جو اب بھی سنتا اور بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے سنتا اور بولتا تھا ؎

"اب بھی اُسی سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار"

پس یہی ایک وجہ مخالفت ہے اور اسی ایک محور کے گرد تمام مخالفین چکر کاٹ رہے ہیں۔

فتح اور غلبہ حقیقت یہ ہے کہ "ربنا اللّٰہ" کے اعلان کا مظہر الٰہی جماعتوں کے لئے فتح اور ظفر کی کلید بھی ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان شدید مخالفتوں اور مزاحمتوں کے علی الرغم احمدیت کو فتح پر فتح اور غلبے پر غلبہ نصیب ہو رہا ہے۔ علمی میدان کی فتوحات کے متعلق علامہ نیاز فتحپوری کی زبانِ قلم کا یہ اعلانِ حقیقت کافی سند ہے کہ

"احمدی جماعت کی کامیابیاں اس درجہ واضح و روشن ہیں کہ اس سے ان کے مخالفین بھی انکار کی جرأت نہیں کر سکتے۔"

اور اعتقادی فتوحات کے میدان میں دنیا کی سب سے بڑی اور پرانی یونیورسٹی جامع ازہر کے علماء کا فتویٰ بر وفات مسیح جو "رسالہ" ۱۹۴۲ء میں شائع ہو چکا ہے۔ ہندی علماء کو دعوتِ فکر دیتا ہے۔

ختم نبوت اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسئلہ ختم نبوت میں احمدیت کی فتح اور غلبہ ثابت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہندوستان کی سب سے بڑی اور مشہور عالم درسگاہ دیوبند کا انتخاب کیا ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مولانا محمد طیب صاحب کی ایک تصنیف بعنوان "خاتم النبیین" گذشتہ سال شائع ہوئی ہے جس میں آپ نے یہ ثابت کرنے کی پوری کوشش کی ہے کہ ختم نبوت کے معنے قطع نبوت یا انقطاع رسالت کے نہیں۔ اور یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل اور کمالات کے انتہائی نقطہ پر پہونچے ہوئے ہیں۔ اور یہ سب کچھ ختم نبوت کی وجہ سے ہے۔ تصنیف مذکور سے بعض اقتباسات درج ذیل ہیں:-

تکمیل نبوت "اس لئے "خاتم النبیین" کے حقیقی معنے یہ نکلے کہ خاتم پر نبوت اور کمالات نبوت کے تمام مراتب پورے ہو گئے۔ اور نبوت اپنے علمی و اخلاقی کمالات کے ایک ایسے انتہائی مقام پر آگئی کہ بشریت کے دائرہ میں نہ علمی کمال کا کوئی درجہ باقی رہا نہ اخلاقی قدروں کا کوئی مرتبہ کہ جس کے لئے نبوت خاتم سے گذر کر آگے بڑھے اور اس درجہ یا قدر تک پہنچے۔

اس سے واضح ہو گیا کہ ختم نبوت کے معنے قطع نبوت یا انقطاع رسالت کے نہیں کہ اب نبوت کی نعمت دنیا میں باقی نہ رہی یا اس کا نور عالم سے زائل ہو گیا۔ بلکہ تکمیل نبوت کے ہیں۔ جس کا حاصل یہ ہوا کہ خاتم النبیین کی ذات پر تمام کمالات نبوت اپنی انتہاء کو پہنچ کر مکمل ہو گئے جو اب تک نہ ہوئے تھے۔ اور اب جو نبوت دنیا میں قائم ہے وہ خاتم کی ہے۔ اور اس کامل نبوت کے بعد کسی نئی نبوت کی ضرورت باقی نہ رہی نہ یہ کہ نبوت دنیا سے منقطع ہو گئی اور چھین لی گئی۔ معاذ اللہ۔" (ص ۸)

فاتح نبوت "پھر سا تھ ہی جبکہ خاتم النبیین کے معنے منتہائے کمالات نبوت کے ہوئے کہ آپ ہی پر آکر ہر کمال ختم ہو جاتا ہے۔ تو یہ ایک طبعی اصول ہے کہ جو وصف کسی پر ختم ہوتا ہے اسی سے شروع بھی ہوتا ہے۔ جو کسی چیز کا منتہا ہوتا ہے وہی اس کا مبداء بھی ہوتا ہے اور جو کسی شے کے حق میں خاتم یعنی مکمل ہوتا ہے وہی اس کے حق میں فاتح اور سرچشمہ بھی ہوتا ہے۔" (ص ۹)

امثلہ "ہم سورج کو کہیں کہ وہ خاتم الانوار ہے جس پر نور کے تمام مراتب ختم ہو جاتے ہیں تو قدرتاً اس کو سرچشمۂ انوار بھی ماننا پڑے گا کہ نور کا آغاز اور پھیلاؤ بھی اسی سے ہوا ہے اور جہاں بھی نور اور روشنی کی کوئی جھلک ہے وہ اسی کی ہے اور اسی کے فیض سے ہے۔ اس لئے روشنی کے حق میں سورج کو خاتم کہہ کر فاتح بھی کہنا پڑے گا۔ یا جیسے کسی بستی کے واٹر ورکس کو خاتم المیاہ (پانیوں کی آخری حد) کہیں جس پر شہر کے سارے نلوں اور ٹنکیوں کے پانی کی انتہا ہو جاتی ہے تو اسی کو ان پانیوں کا سرچشمہ بھی ماننا پڑے گا کہ پانی چلا بھی یہیں سے ہے۔ جو نلوں اور ٹنکیوں میں آیا اور جس جگہ کو بھی پانی ملا وہ اسی کے فیض سے ملا۔ یا جیسے ہم حضرت آدم علیہ السلام کو خاتم الآباء کہیں کہ باپ ہونے کا وصف ان پر جا کر ختم ہو جاتا ہے کہ ان کے بعد کوئی اور باپ نہیں نکلتا بلکہ سب باپوں کے باپ ہونے کی آخری حد سلسلہ وار پہنچ کر حضرت آدم علیہ السلام پر ختم ہو جاتی ہے تو قدرتی طور پر وہی فاتح الآباء بھی ثابت ہوتے ہیں کہ باپ ہونے کی ابتداء ان ہی سے ہے۔ اگر وہ باپ نہ بنتے تو کسی کو بھی باپ بننا میسر نہ آتا۔ یا جیسے ہم حق تعالیٰ شانہٗ کو خاتم الوجود جانتے ہیں کہ ہر موجود کے وجود کی انتہا اسی پر ہوتی ہے۔ تو اصول مذکورہ کی رو سے وہی ذات واجب الوجود ان وجودوں کا سرچشمہ اور مبداء بھی ثابت ہوتی ہے کہ جسے بھی وجود کا کوئی حصہ ملا وہ اسی ذات اقدس کا فیض اور طفیل ہے۔ پس وجود کے حق میں ذات خداوندی ہی اول و آخر مبداء و منتہاء ثابت ہوتی ہے ٹھیک اسی طرح جبکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا "خاتم النبیین" ہونا دلائل قطعیہ سے ثابت ہوا اور اس کے معنے یہ بھی واضح ہو گئے کہ نبوت اور کمالات نبوت آپ پر پہونچ کر ختم ہو گئے۔ اور آپ ہی کمالات علم و عمل کے منتہا ہو گئے تو اصول مذکورہ کی رو سے آپ ہی کو ان کمالات بشری کا مبداء اور سرچشمہ بھی ماننا پڑے گا کہ آپ ہی سے ان کمالات کا افتتاح اور آغاز بھی ہوا اور جسے بھی نبوت یا کمالات نبوت کا کوئی شمہ ملا وہ آپ ہی کے واسطہ اور فیض سے ملا ہے۔" (ص ۱۰)

(مندرجہ بالا ارشاد میں خاتم کے بعد اس کے فیض کو جاری تسلیم کیا گیا ہے۔ ناقل)

واسطۂ نبوت "پس ہر کمال نبوت خواہ علمی ہو یا عملی اخلاقی ہو یا اجتماعی حال کا ہو۔ منبع کا وہ اولاً آپ میں ہوگا۔ اور آپ کے واسطہ سے دوسروں کو پہنچے گا اس لئے اصول مذکورہ کی رو سے دائرہ نبوت میں جب آپ خاتم ہوئے تو آپ ہی فاتح نبوت بھی ہو گئے۔ اگر نبوت آپ پر آکر کی اور منتہی ہوئی تو آپ ہی سے یقیناً چلی بھی اور شروع بھی ہوئی اس لئے آپ نبوت کے خاتم بھی ہیں اور فاتح بھی ہیں۔ آخر بھی ہیں اور اول بھی۔" (ص ۱۱)

اگلے اور پچھلے بالکمال "پس آپ جامع کمالات ہی نہیں بلکہ خاتم کمالات اور خاتم کمالات ہی نہیں فاتح کمالات اور سرچشمہ کمالات اور فاتح کمالات ہی نہیں بلکہ منبع کمالات اور منتہی کمالات ہی نہیں بلکہ علی الکمالات اور افضل

الکمالات ثابت ہوتے کہ آپ میں کمال ختا نہیں بلکہ کمال کا آخری اور انتہائی نقطہ ہے جس کے فیض سے اگلے اور پچھلے باکمال ہیں۔" (ص ۱۳)

آیت میثاق کا ترجمہ اور تفسیر کرتے ہوئے مولانا فرماتے ہیں:۔

وعدہ محمدی "اور یاد کرو کہ جب اللہ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو کچھ میں نے تم کو دیا کتاب ہو یا حکمت پھر آوے تمہارے پاس کوئی رسول کہ سچا بتا دے تمہاری پاس والی کتاب کو تو اس رسول پر ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کرو گے (یہ مدد بلا واسطہ ہو گی اگر کوئی رسول دورہ محمدی کو پا جائیں جیسے عیسیٰ علیہ آپ ہی کی نبوت کے دورہ میں آسمان سے اتریں گے اور اتباع محمدی کریں گے) یا بالواسطہ امم و اقوام ہو گی۔ اگر خود رسول دورہ محمدی کو نہ پائیں (جیسے تمام انبیاء و سابقین جو دورہ محمدی سے پہلے ہی گذر گئے اور آپ کا دورہ شریعت انہوں نے نہیں پایا" (ص ۱۵)

(اس سے ثابت ہوا کہ ایک نبی دورہ شریعت محمدی کو پا سکتا ہے البتہ ایسے نبی پر اتباع محمدی لازمی ہو گی اور جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی قسم کا نبی ہی یقین کرتی ہے۔ ناقل)

متبوع انبیاء "اگر اور انبیاء متبوع انہیں تھے تو حضور متبوع الانبیاء و رسل تھے لو کان موسیٰ حیا ما وسعہ الا اتباعی۔" (ص ۲۱)

آخر الانبیاء "فانی آخر الانبیاء و مسجدی آخر المساجد (مسلم) میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخر المساجد ہے (یہی آپ کی خاتمیت مسجد میں بھی آگئی)" (ص ۲۷)

(نوٹ۔ ظاہر ہے کہ مسجد نبوی کے بعد اکناف عالم میں مساجد تعمیر ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔ اور انہیں مسجد ہی کہا جاتا ہے۔ البتہ یہ تمام مساجد مسجد نبوی کے تابع اور ظل ہیں۔ بالمقابل نہیں۔ اسی طرح مسیح موعود کی نبوت بھی نبوت محمدیہ کی تابع اور ظل ہے بالمقابل نہیں ہے۔ ناقل)

سرچشمہ نبوات "یہ امتیاز اور امتیازی کمالات مطلق نبوت کے آثار نہیں بلکہ ختم نبوت کے آثار ہیں کیونکہ ختم نبوت خود ہی نفس نبوت سے ممتاز اور افضل ہے کہ سرچشمہ نبوات ہے۔" (ص ۲۷)

بانی مدرسہ دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم صاحب کی بعض تصانیف سے ختم نبوت کی تشریح بھی نقل کی جاتی ہے۔ تاکہ دیوبندی حضرات اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

مولانا موصوف فرماتے ہیں:۔

اہل فہم "عوام کے خیال میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنے ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم و تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔" (تحذیر الناس ص ۳)

"تاخر زمانی افضلیت کے لئے موضوع نہیں۔ افضلیت کو مستلزم نہیں۔ افضلیت سے اس کو بالذات کچھ علاقہ نہیں۔" (مناظرہ عجیبہ ص ۴۹)

نبی الانبیاء "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوصف نبوت بالذات ہیں۔ اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض۔ اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے۔ مگر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں۔ اسی طرح آپ پر سلسلہ نبوت مختتم ہو جاتا ہے غرض جیسے آپ نبی الامۃ ہیں ویسے ہی نبی الانبیاء بھی ہیں۔" (تحذیر الناس ص ۳۴)

"اطلاق خاتم اس بات کا مقتضی ہے کہ تمام انبیاء کا سلسلہ نبوت آپ پر ختم ہوتا ہے جیسے انبیاء گذشتہ کا وصف نبوت میں حسب تقریر مسطورہ لسبق لفظ سے آپ کی طرف محتاج ہونا ثابت ہوتا ہے اور آپ کا اس وصف میں کسی کی طرف محتاج نہ ہونا اس میں انبیاء گذشتہ ہوں یا کوئی اور اسی طرح اگر فرض کیجئے آپ کے زمانے میں بھی اس زمین میں یا آسمان میں کوئی نبی ہو وہ بھی اسی وصف نبوت میں آپ ہی کا محتاج ہو گا اور اس کا سلسلہ نبوت بہرطور آپ پر مختتم ہو گا . . . . . اگر بایں معنے تجویز کیا جاوے۔ جو میں نے عرض کیا۔ تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گذشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہو گا۔ بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔" (تحذیر الناس ص ۱۳)

ابوت معنوی "حاصل مطلب آیہ کریمہ اس صورت میں یہ ہو گا کہ ابوت معروفہ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی مرد کی نسبت حاصل نہیں پر ابوت معنوی امتیوں کی نسبت بھی حاصل ہے اور انبیاء کی نسبت حاصل ہے۔ انبیاء کی نسبت تو فقط خاتم النبیین شاہد ہے۔" (تحذیر الناس)

نبی پیدا ہو "انبیاء کے افراد خارجی (سابقہ انبیاء) پر ہی آپ کی افضلیت ثابت نہ ہو گی۔ افراد مقدرہ (جن کا آنا تجویز کیا جائے) پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہو جائے گی۔ بلکہ بالفرض اگر بعد زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت میں کچھ فرق نہ آئے گا۔" (تحذیر الناس ص ۲۵)

حرف آخر

علماء دیوبند سے ہماری دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ مدرسہ دیوبند کے بانی حضرت مولانا محمد قاسم صاحب اور مہتمم مولانا محمد طیب صاحب جیسی نامور شخصیتوں کی مندرجہ بالا تحریرات کا بغور مطالعہ فرمائیں اور یاد رکھیں کہ ختم نبوت کے معنے قطع نبوت اور انقطاع رسالت کے نہیں ہو سکتے اور نہ ہی بعد زمانہ نبوی کسی نبی کے پیدا ہونے سے خاتمیت محمدی میں کچھ فرق آتا ہے۔

باقی رہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بجسد عنصری آسمان پر جانے اور واپسی کا سوال۔ سو اس باب میں دنیا کی سب سے بڑی اور پرانی درسگاہ جامعہ ازہر کی طرف سے ایک مفصل فتوے شائع ہو چکا ہے جس میں بڑی شدومد کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا اعتراف کر لیا گیا ہے۔ علماء دیوبند کو چاہیے کہ اس فتوے کو اہمیت دیں۔ ہم صرف یہی کہہ سکتے ہیں کہ:۔

وہ الزام ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

بہرحال جماعت احمدیہ صرف "نتیجہ عمل" کے اعتبار سے ہی ہم عصر جماعتوں پر فائق نہیں بلکہ "نتیجہ عقائد" کے میدان میں بھی وہ ایک تیغ برہنہ ہے جو بڑوں بڑوں کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

میدان عقائد میں جامعہ ازہر اور دیوبند جیسی جلیل القدر دینی درسگاہوں کا سب سے بڑے اختلافی عقائد پر صاد کر دینا در حقیقت غیر احمدی علماء پر ایک بہت بڑی اتمام حجت ہے۔ اور وقت آ گیا ہے کہ علماء کرام تعصب کی پٹی اتار کر سنجیدگی سے احمدیت کا مطالعہ کریں اور خدا کے مقدس مسیح و مہدی کو قبول کر کے اسلام کی تقویت کا باعث بنیں سو ہمیں کچھ کہنا نہیں تھا یہ تو نصیحت ہے غریبانہ کوئی جو پاک دل ہو کے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

وما علینا الا البلاغ ؛

اخبار بدر کا جلسہ سالانہ نمبر

حسب سابق امسال بھی جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر اخبار بدر کا ایک خاص نمبر شائع کیا جائے گا انشاء اللہ۔ اس سلسلہ میں مضمون نگار حضرات [illegible] کے شعراء کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنے قیمتی مضامین اور نثر یا پر منظوم کلام جلد از جلد ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

نوٹ:۔ مورخہ ۳ دسمبر ۵۹ کی اشاعت مورخہ ۱۰ دسمبر ۵۹ میں ضم کی جائے گی اس طرح مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۵۹ کو پرچہ الگ [illegible] شائع نہیں ہو گا۔ احباب مطلع رہیں۔ (ادارہ)

درخواست دعا۔ میری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ مبارکہ بیگم عرصہ سے بیمار رہتی اور آجکل لائلپور میں سول ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب کرام و درویشان اس کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار قاضی عبدالحمید درویش قادیان

انصار اللہ

دینِ حق کی تائید و نصرت کرنیوالی جماعت

ایں دو فکر دینِ احمد مغزِ جانِ ما گداخت ۔ کثرتِ اعدائے ملت قلتِ انصارِ دیں

(از مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ایڈیٹر رسالہ "الفرقان"۔ ربوہ۔)

اسلام ایک تبلیغی مذہب ہے۔ اس کی اشاعت کے لئے دلیل و برہان اور آسمانی بینات کو ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ اسلام کسی قسم کے جبر و تشدد کا حامی نہیں۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ جبر سے مذہب قائم نہیں کیا جا سکتا۔ جبر سے صرف منافق پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ جو دل میں کچھ عقیدہ رکھتے ہوں اور زبان سے کچھ اور ظاہر کرتے ہوں۔ مگر ایسے لوگوں کو اسلام برداشت نہیں کرتا قرآن مجید فرماتا ہے

ان المنافقین فی الدرك الاسفل من النار

کہ منافق جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوں گے۔

دل کا اطمینان دلیل و برہان اور آسمانی نشانوں سے ہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے اسلام نے جہاں ایک طرف جبر و تشدد کو ناجائز قرار دیا۔ اور فرمایا لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔ کہ مذہب میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں۔ کیونکہ اب ہدایت کھلے طور پر ضلالت سے ممتاز ہو چکی ہے۔ وہاں دوسری طرف اس نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ اسلام آسمانی نشانوں کا حامل ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے زندہ معجزات کے ذریعہ قلوب کو فتح کرتا ہے اور اس کے مقابل پر کسی اور دین کے پیرو ایسا نہیں کر سکتے۔

اسلام کی تبلیغ اس کی خوبیوں، اس کے محاسن اور اس کے فضائل کی اشاعت و ترویج سے ہی ممکن ہے۔ اور یہ کام اسلام کے ماننے والوں کا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٰئک ھم المفلحون۔

اے مسلمانو! تمہاری کامیابی کی کلید یہ ہے کہ تم میں ایسی جماعت موجود رہے۔ جو ہمیشہ اسلام کی تبلیغ کرتی رہے

اوّلین مسلمانوں نے اس راز کو سمجھا اور اسے اپنایا۔ وہ دور دراز علاقوں میں اسلام کے نام پھیلانے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ انہوں نے اپنی زندگیوں کو اسلام کا عملی نمونہ بنایا اور اپنی تمام طاقتوں کو اس کی اشاعت کے لئے وقف کر دیا۔ یہی وہ حقیقی ذریعہ تھا جس سے اسلام دنیا میں بسرعت اشاعت پذیر ہو گیا۔ اور دوسری قومیں دنگ رہ گئیں۔

اللہ تعالیٰ نے بتلایا ہے کہ مسلمانوں پر ایک دورِ انحطاط و تنزل بھی آنے والا تھا۔ اس کے متعلق قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں پیشگوئیاں موجود ہیں۔ ان پیشگوئیوں کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے یہ خوشخبری بھی دی ہے۔ کہ اس آخری دور میں اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے بھی ہوں گے اور ایک ایسی جماعت بھی ہوگی۔ جو اسلام کی اشاعت کا بیڑہ اُٹھائے گی۔ اور اپنی زندگی اور قیام کا نصب العین صرف یہی سمجھتی ہوگی کہ قرآن مجید کی تعلیمات کو اکنافِ عالم میں پھیلایا جائے۔ اور اسلام کا پھریرا دنیا کے کونے کونے پر لہرایا جائے۔ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

انہ سیکون فی اٰخر ھٰذہ الامۃ قوم لھم مثل اجر اولھم یأمرون بالمعروف و ینھون عن المنکر ویقاتلون اھل الفتن۔

کہ اُمتِ محمدیہ کے آخری حصہ میں ایک ایسی جماعت اور قوم ہوگی کہ ان کو صحابہ کا سا اجر و ثواب نصیب ہوگا۔ کیونکہ وہ اسلام کی دعوت دیں گے۔ امر بالمعروف کریں گے۔ اور بدیوں سے روکیں گے اور فتنہ پیدا کرنے والوں کا مقابلہ کریں گے۔"

اس حدیث نبوی میں قرآن مجید کی آیت و اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم (سورہ جمعہ) کے مطابق آخری زمانہ میں صحابہؓ کی مانند پیدا ہونے والی جماعت کا ذکر ہے۔ اور تہتر فرقوں میں ہونے والے فرقہ ناجیہ کا بیان ہے۔ ایک دوسری حدیث کے مطابق یہ مسیح موعود کی جماعت ہے۔ اس جماعت کا نصب العین اسلام کا احیاء، قیام اور اس کی اشاعت ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اسی طرح انصار اللہ بن جائیں جس طرح حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام نے حواریوں کو انصار اللہ بننے کی تلقین کی تھی۔ فرمایا:-

یاایھا الذین اٰمنوا کونوا انصار اللہ کما قال عیسی ابن مریم للحواریین من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ۔

کہ اے مومنو! تم خدا کے دین کی پوری مدد کرنے والے بن جاؤ جیسے مسیح بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کہ تم میں سے کون اللہ کے دین کی اشاعت کیلئے میرا مددگار بنتا ہے؟ تو حواریوں نے کہا تھا کہ ہم اللہ کے مددگار ہیں۔

اس آیت میں اسلام کے دورِ اوّل کے مسلمان بھی مخاطب ہیں مگر حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کے ذکر کے لحاظ سے اس کا مخاطب زیادہ تر آخری دور کے مسلمانوں کو ہے۔ کیونکہ آخری دور میں اسلام پر اسی طرح کی غربت اور بے بسی آنے والی تھی جس طرح اس کے آغاز میں آئی تھی اور اسی طرح ایسے سچے اور جاں نثار مددگاروں کی ضرورت تھی جس طرح دورِ اوّل میں پیدا ہوئی تھی۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے چودھویں صدی ہجری کے سر پر آیات و احادیث کے مطابق مسیحیت و مہدویت کے دعویٰ کے ساتھ دعوت مسلمانوں کو دی کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے خدا تعالیٰ نے مجھے عیسائیت کے سحر کو توڑنے کے لئے معجزہ کے ساتھ بھیجا ہے اس لئے چاہیئے کہ سب مسلمان اسلام کی حمایت اور اس کی تائید و نصرت کے لئے کمربستہ ہو جائیں چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"اب اے مسلمانو سُنو! بڑے غور سے سنو! کہ اسلام کی پاک تاثیروں کے روکنے کیلئے جس قدر پیچیدہ افترا اس عیسائی قوم میں استعمال کئے گئے اور پُرمکر حیلے کام میں لائے گئے اور اُن کے پھیلانے میں جان توڑ کر اور مال کو پانی کی طرح بہا کر کوششیں کی گئیں یہانتک کہ نہایت شرمناک ذریعے بھی جن کی تصریح سے اس مضمون کو منزہ رکھنا بہتر ہے اسی راہ میں ختم کئے گئے یہ کرسچن قوموں اور تثلیث کے حامیوں کی جانب سے وہ ساحرانہ کارروائیاں ہیں کہ جبتک ان کے اس سحر کے مقابل پر خدا تعالیٰ وہ پُر زور ہاتھ نہ دکھائے جو معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتا ہو اور اس معجزہ سے اس طلسم سحر کو پاش پاش نہ کرے تب تک امید نہیں کہ اس جادوئے فرنگ سے سادہ لوح دلوں کو مخلصی حاصل ہو۔ سو خدا تعالیٰ نے اس جادو کو باطل کرنے کیلئے اس زمانہ کے سچے مسلمانوں کو یہ معجزہ دیا کہ اپنے اس بندہ کو اپنے الہام اور کلام اور اپنی برکات خاصہ سے مشرف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرۂ کامل بخش کر مخالفین کے مقابل پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات اور روحانی معارف و دقائق ساتھ دیئے تا اس آسمانی پتھر کے ذریعہ سے وہ موم کا بت توڑ دیا جائے جو سحرِ فرنگ سے طیار کیا ہے۔ سو اے مسلمانو! اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اٹھانے کیلئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے کیا ضروری نہیں کہ سحر کے مقابل پر معجزہ بھی دنیا میں آتا؟ کیا تمہاری نظروں میں یہ بات عجیب اور انہونی ہے کہ خدا تعالیٰ نہایت درجہ کے مکروں کے مقابلہ پر جو سحر کی حقیقت تک پہنچ گئے ہیں ایک ایسی حقانی چمکار دکھلاوے جو معجزہ کا اثر رکھتی ہو۔

اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحت عام کیلئے خاص کر کے بغرض اعلائے کلمہ اسلام و اشاعت نور حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کیلئے اور نیز ان کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دنیا میں بھیجا۔" (فتح اسلام صفحہ ۷)

اس اعلان پر پچھتر برس بیت چکے ہیں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو یہودیوں اور رہبیوں کی مانند شدید مخالفت ہوئی مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو انصار اللہ کی ایک مخلص جماعت عطا فرمائی جس نے میں وہ کامیابی عطا فرمائی جس کی نظیر بہت کم ملتی ہے۔ یہ جماعت رشد و ہدایت میں قرونِ اولیٰ سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے نقشِ قدم پر اسلام کی خدمت کے فدایانہ جذبات سے کام کر رہی ہے۔ مولانا عبدالماجد صاحب مدیر "صدق جدید" لکھنؤ نے بھی اعتراف فرمایا ہے کہ

"احمدیہ جماعت قادیان اپنے رنگ میں جو خدمت تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں کر رہی ہے یہ رسالہ تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک ... ناقل) اس کا پورا مرقع ہے جماعت کے مشن یورپ، امریکہ، مغربی افریقہ، مشرقی افریقہ، ماریشس، انڈونیشیا، نائیجیریا اور ہندوستان، پاکستان کے خدا معلوم کتنے مختلف مقامات میں قائم ہیں ...

حاشیہ ۔ ان سب کی فہرست اور ان سب کی کارگذاریاں آپ تبلیغی لٹریچر کی اشاعت انگریزی، فرانسیسی، جرمن، ڈچ، اسپینی، فارسی، عربی، ملایا، تامل، ملیالم، مرہٹی، گجراتی، ہندی اور اردو زبان میں انکی مسجدوں اور انکے اخبارات و رسائل کی فہرست اور اس قسم کی دوسرے کوائف کا ذکر ان صفحات میں نظر آئے گا۔ (ریویو آف ریلیجنز ... نومبر ۱۹۵۹ء)

کیندرا پاڑہ (اڑیسہ) میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا شاندار جلسہ

از مکرم شیخ قطب الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ کیندرا پاڑہ

چونکہ بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے مرکزی ہدایت کے مطابق وقت مقررہ پر سیرت النبیؐ کا جلسہ نہیں ہو سکا تھا اس لئے مورخہ ۱۷؍اکتوبر ۱۹۵۹ء کو جماعت احمدیہ کیندرا پاڑہ نے اس جلسہ کا اہتمام کیا۔ جس کی رپورٹ درج ذیل ہے۔

مورخہ ۱۷؍اکتوبر بوقت شام چھ بجے جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت شری پرہلا د چندر ملک ممبر لیجسلیٹو اسمبلی اڑیسہ میونسپل ہال میں منعقد ہوا۔ محترم مولوی سید محمد محسن صاحب نے تلاوت قرآن پاک کی اور مکرم مولوی سید غلام مہدی صاحب مبلغ سونگڑہ نے اڑیہ زبان میں خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔ بعدہٗ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کلکتہ نے سیرت طیبہ پر تقریباً دو گھنٹہ تک ایک جامع اور مبسوط تقریر فرمائی۔ آپ نے سیرت پاک کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ دنیا میں امن اور شانتی کا قیام حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر چلنے اور حضور کی اعلیٰ و برتر تعلیم مثلاً توحید اور مساوات اور ہر قوم کے ہادیوں کو تسلیم کرنے اور ان کی عزت و تکریم کرنے پر ہے ورنہ حقیقی امن قائم نہیں ہو سکتا۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے اپنے مخصوص انداز میں مذہب کی حقیقت اور ماہیت کو قرآن کریم کی آیات گیتا و وید کے شلوکوں سے واضح کیا جس کا سامعین پر بہت ہی اچھا اثر پڑا۔ سامعین ہمہ تن گوش ہو کر آپکی تقریر سنتے رہے تھے۔

تقریر کے بعد بعض تعلیم یافتہ ہندوں نے اپنے رنگ پر سوالات کئے جن کے آپ نے تسلی بخش جواب دیئے۔

اس کے بعد صدر جلسہ نے اپنی صدارتی ریمارک میں آپ کی تقریر کو بہت سراہا اور کہا کہ آج مولانا نے نہ صرف سیرت طیبہ پر تقریر کی ہے بلکہ مذہب کی حقیقت کو بھی تفصیلاً نہایت عمدہ پیرایہ میں مختلف مذاہب کی مذہبی مقدس کتب کے حوالجات کے ساتھ بیان کر کے ہماری شکریہ کے مستحق ہوئے ہیں جس کے لئے میں ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کے بعد شری پربھانند داس نے صاحب صدر و حضرات حاضرین کا شکریہ ادا کرنے کے بعد یہ جلسہ رات ۹ بجے برخواست ہوا۔

الحمد للہ کہ یہ جلسہ بعض ناموافق حالات کے باوجود کامیاب رہا۔ حاضرین میں کافی تعداد تعلیم یافتہ طبقہ کی تھی۔ کیندرا پاڑہ کے S.D.O. صاحب بنفس نفیس جلسہ میں موجود رہے اور اول سے آخر تک مولانا کی تقریر کو دلچسپی کے ساتھ سنتے رہے۔ اور جاتے وقت آپ کی خدمت میں انگریزی لٹریچر بھی مثلاً لائف آف محمدؐ۔ احمدیہ موومنٹ وغیرہ بھی پیش کیا گیا۔ اسی طرح صاحب صدر کو بھی لائف آف محمدؐ۔ احمدیہ موومنٹ *Life & Teachings of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad. Teachings of Islam* اور دیگر لٹریچر مطالعہ کے لئے دئیے گئے۔ [illegible] بکثرت حاضرین میں سے اکثر نے لٹریچر کو بڑی خوشی سے قبول کیا اور مطالعہ کا وعدہ کیا۔ اس طرح کافی تعداد میں انگریزی، اڑیہ، اردو، ہندی، بنگلہ لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کے نیک نتائج پیدا کرے (آمین) جلسہ کے دوسرے اور تیسرے دن کئی احباب مولانا صاحب کے قیام گاہ پر آ کر سوالات دریافت کرتے رہے اور تسلی بخش جواب کے بعد خوشی کا اظہار کرتے رہے۔ اخباری نمائندے بھی مولانا صاحب سے ملے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کیلئے دعا کی تحریک

اور

ایک دوست کی رؤیا

مکرم علی محی الدین صاحب مدراس سے تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"میں نے ۱۸؍اکتوبر ۱۹۵۹ء کی شب خواب میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو دیکھا۔ حضور نے بڑی ہی محبت سے مجھ سے فرمایا اور فرمایا کہ کیا آپ میرے لئے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے دعا کرتے ہیں۔ میں نے جواباً حضور کو ہاتھ جوڑ کر یہ کہا کہ حضور میں پانچ وقت میں روزانہ ایک دفعہ ضرور دعا کرتا ہوں اور انشاء اللہ دعائیں کرتا رہوں گا۔"

اس خواب کے مدنظر میری خواہش ہے کہ دیگر دوستوں سے بھی حضور کی صحت کے لئے دعا کی تحریک کی جائے۔ جیسا کہ اس سے قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بھی فرما چکے ہیں کہ حضور کی صحت کا دارومدار احباب جماعت کی دعاؤں پر ہے۔ لہذا احباب کو پھر تحریک کی جاتی ہے۔ اس بابرکت وجود کی صحت کاملہ اور درازئ عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے برابر دعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

نکاح کی ایک تقریب

مکرم سید غلام ابراہیم صاحب کی صاحبزادی سیدہ قدسیہ سلطانہ کا نکاح بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۱۶؍اکتوبر ۱۹۵۹ء کو مکرم شیخ معین الدین صاحب ولد شیخ زین الدین صاحب سے دو ہزار مہر پر قرار پایا۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تبلیغی پروگرام بھی رکھا گیا۔ اور حضرت ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی کہ وہ اس موقعہ پر اڑیسہ کے انچارج مبلغ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل کو بھجوا دیں۔ چنانچہ ناظر صاحب موصوف نے ازراہ شفقت ہماری اس درخواست کو منظور فرمایا اور مولوی صاحب موصوف کو کیندرا پاڑہ جانے کے لئے ہدایت فرمائی۔ آپ کی آمد کی خبر اڑیسہ کے اخبارات میں بھی شائع ہو گئی۔ جس کی وجہ سے پبلک کو قبل از وقت اطلاع تھی۔ نکاح کی تقریب میں بہت سے غیر مسلم وکلاء، ڈاکٹر اور اخبار نویس آئے تھے۔ غیر مسلم احباب کی شرکت کی ایک اہم غرض یہ بھی تھی کہ وہ اسلامی نکاح کی تقریب کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے۔ کہ یہ کس طریقے اور کس رنگ میں منائی جاتی ہے۔ خطبہ نکاح جو مکرم مولوی صاحب موصوف نے پڑھا وہ تقریب کے لحاظ سے بہت موزوں تھا اور تبلیغی لحاظ سے بھی مفید تھا۔ جس کو کئی مسلم دوستوں نے سراہا۔ علاوہ ازیں شادی کی اس سادہ تقریب کو دیکھ کر بھی لوگ کافی متاثر ہوئے اور تبلیغی لحاظ سے بھی ہماری نکاح کی تقریب بہت مفید رہی۔

میں جماعت احمدیہ کیندرا پاڑہ کی طرف سے حضرت ناظر دعوت و تبلیغ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہماری حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اس موقعہ کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے میں تعاون فرمایا۔ نیز میں جملہ ان احباب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہماری اس تقریب میں تشریف لا کر اس کی رونق کو بڑھایا۔ نیز مولانا صاحب کا بھی تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہر طرح کی تکلیف برداشت کر کے ہماری تمنا پوری کی۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے۔

اس موقعہ پر کئی ایک احمدی دوست بھی بھدرک، سونگڑہ، سدانند پور، چودوار، کٹک، کیرنگ وغیرہ سے تشریف لائے جن کے بھی تعاون کا از حد ممنون ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان کو بھی اس کی جزائے خیر عطا کرے اور آئندہ بھی سلسلہ کے کاموں میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

خاکسار شیخ قطب الدین صدر جماعت احمدیہ کیندرا پاڑہ۔

اعلانات نکاح

(الف) مورخہ ۲۳؍۹؍۵۹ کو مکرم عبدالرحمٰن صاحب نیاز ساکن ٹھ پورہ کی برات مکرم عبدالرحمان صاحب میر (مرحوم) رینج آفیسر آسنور کے ہاں گئی اور ۲۴؍۹؍۵۹ کو واپس آ گئی۔ نیاز صاحب کا نکاح پہلے میر صاحب مرحوم کی دختر نیک اختر عزیزہ امۃ اللہ کے ساتھ پڑھایا جا چکا تھا۔ [illegible]

(ب) مورخہ ۴؍۱۰؍۵۹ کو مکرم مطیع اللہ صاحب آسنور (کشمیر) کا نکاح خواجہ غلام محمد صاحب بون سیکرٹری مال یاڑی پورہ کی دختر نیک اختر عزیزہ نسیم اختر کے ساتھ مولوی عبدالرحیم صاحب مبلغ کنہ پورہ نے پڑھا۔ بزرگان سلسلہ و درویشان کرام سے استدعا ہے کہ وہ ان ہر دو رشتوں کے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔

بابو غلام رسول ممبر مجلس عاملہ
جماعت احمدیہ کشمیر سرینگر

ولادت۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۲۲؍۹؍۵۹ کو پانچ لڑکوں کے بعد راقم کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان کرام سے استدعا ہے کہ وہ نو مولودہ کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس کو والدین کے لئے قرۃ العین اور خادمہ دین بنائے۔

بابو غلام رسول سرینگر

درخواست دعا۔ نیاز مند ایک عرصہ سے مالی مشکلات میں مبتلا رہا ہے حال ہی میں ایک دکان کھولی ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ میرے کاروبار میں ترقی اور برکت دے۔ آمین

خاکسار محمد عبداللہ شاہ سیکرٹری مال بڈگام کشمیر

اذکروا موتاکم بالخیر

مختصر سوانح مرحوم والد ماجد اکمل

(از محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ) :-

والد ماجد حضرت مولوی امام الدین صاحب فیض رضی اللہ عنہ کا تاریخی نام چراغ دین (۱۸۵۱ء ۱۲۶۸ھ) اور سالِ وفات ۱۲ اپریل ۱۹۲۹ء کامل ملانے سے نکلتا ہے۔ قریباً ۵ برس آخر عمر دار الامان قادیان میں بصورت مہاجر رہے۔ اور کئی طالب علموں کو منشی فاضل مولوی فاضل پاس کرایا۔ نصاب نظامیہ کے فاضل جلیل مدرس تھے۔ گولیکی (گجرات) میں ہمارے جد امجد مولانا بدر الدین صاحب نے درسگاہ قائم کی تھی۔ آپ مفتی صدر الصدور دہلی سے تعلیم پاکر آئے تھے۔ اور لاہور نواب غلام محبوب سبحانی کے استاد۔ بیس بیس اعلیٰ درجے کی کتابیں خصوصاً منطق ہیئت فقہ کی پڑھاتے۔ ان کی وفات (۱۸۶۹ء) پر والد ماجد نے تعلیم و تدریس کا کام سنبھالا۔ قریب کے ایک گاؤں میں (۱۸۸۱ء) مدرسہ کھلا تو اوّل مدرس بنا دیئے گئے۔ اپنا درس عربی معقول منقول جاری رکھا۔ آپ اردو، فارسی، عربی اشعار کہتے تھے۔ تصوّف سے دل کو بہت لگاؤ تھا۔ اس شوق میں کہ کوئی مرد حق آگاہ ملے دور دور تک پیدل سفر کر کے جاتے رہے۔ اور قادری، چشتی، نقشبندی سلسلہ کے بزرگوں سے مل کر سلوک کے تمام مراتب عملی طور سے طے کرتے رہے۔ باوجودیکہ تعویذ۔ دم۔ دعاؤں کی قبولیت کا بہت مشہرہ تھا اور دور دور کے آئمہ مساجد و مشائخ اماجد کی اولاد کے استاد۔ علوم ظاہری و باطنی برکات سے حصہ وافر پایا مگر فرماتے دل کی تسکین حاصل نہ ہوتی ۔

شالہ سید ظہور الحسن صاحب سجادہ نشین سے ملنے جاتے تھے دو باتیں ان کی نسبت بیان فرمایا کرتے۔ ایک یہ کہ جب دس سال تک اولاد نہ ہوئی تو پیر صاحب نے کچھ دوائیاں دیں بظاہر دم کر کے اور فرمایا لڑکا پیدا ہوگا۔ نام تاریخی محمد ظہور الدین بھی ساتھ ہی رکھ دیا۔ میں ۲۵ مارچ ۱۸۸۱ء (م ۲۴ ربیع الثانی ۱۲۹۸ھ) پیدا ہوا۔ دوسری یہ کہ اس صدی کا غوث ظاہر ہونے والا ہے علماء اعلیٰ میں بہت چرچا ہے۔ ان کی باتوں سے مترشح ہوتا کہ وہ اپنے آپ کو بھی اس کا امیدوار سمجھتے ہیں ایک دن کہا قادیان میں ایک دنیا دار خاندان سے ایک صاحب نے دعوے کیا ہے۔ والد بزرگوار کو چونکہ اہل اللہ کی ٹوہ رہتی تھی اسلئے باہر نکل کر ان سے پوچھا کہ قادیان کدھر ہے اور وہاں جانے کی کوئی سبیل ہے۔ غفارا نام یکہ بان سے کہا میں پہنچا

دیتا ہوں۔ چنانچہ آپ پہنچے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ مگر قلب جاری کے طور پر نسبت ملانے میں کامیابی نہ پاکر وہاں سے ہدایت استخارہ اور ایک رسالہ غالباً نور القرآن لے کر واپس آ گئے۔ اور جلد ہی بعد رویائے صالحہ کی بناء پر ۱۸۹۵ء کے آخر میں دستی بیعت سے مشرف ہوئے۔ ایک پیادہ جو احمدی تھا وہ گولیکی آیا تو اس نے ایک عربی رسالہ یہ کہہ کر دیا کہ آپ عالم ہیں عربی کتاب ایک بزرگ کی ہے۔ اس بارہ میں اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں۔ در اصل یہ تبلیغ کا ایک طریق تھا ۔

ایک کارڈ قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی نے اپنے والد قاضی ضیاء الدین صاحبؓ کی کتاب میں پاکر مجھے دیا جو میرے والد ماجد کا حضور پُرنور کے نام عربی میں مرقوم تھا۔ اس پر ۱۱ جنوری ۱۸۹۷ء کی مہر لگی ہے۔ اس میں سیدنا المسیح الموعود سے خطاب کر کے دعا کے لئے لکھا تھا۔ اور مولانا نور الدین صاحب حکیم فضل دین صاحب کو سلام لکھا تھا اور چند کتب جن میں آئینہ کمالات اسلام کا نام بھی تھا بذریعہ وی پی طلب کی تھیں ۔ اسی سال ہمارے دونوں بھائیوں، والدہ، دادی صاحبہ اور تین پھوپھیوں کے نام بیعت کے لئے بھیج دیئے تھے۔ ادھر ہم سب احمدیت میں آہستہ آہستہ ترقی کر رہے اور جن پھندوں میں پھنسے تھے نکل رہے تھے ۱۸۹۵ء ورنیکلر مڈل (سکول) کنجاہ سے ۱۸۹۷ء سینئر سپیشل کلاس گجرات میں (گویا انگریزی مڈل) پاس کیا۔ وہیں حافظ محمد حسین ڈنگوی مجھے خصوصیت سے ملے اور میں نے امتحان کے بعد گھر میں آکر فتح اسلام اور حافظ صاحب کی مرسلہ ازالہ اوہام اور آئینہ کمالات اسلام پڑھیں۔ شہادۃ القرآن مولوی غلام رسول صاحب راجیکی جو آج دنوں بسلسلہ درا دلیش گولیکی میں پڑھتے تھے میری سیٹھک میں آئے میں اندرون خانہ تھا میز سے ایک کتاب اٹھا کر دیکھنے لگے جو محترم خلیفہ نور دین صاحب جموں والے نے درثمین کے نام سے ۱۸۹۴ء تقطیع پر چھپوائی تھی۔ حضور انور کے اشعار پر مشتمل۔ اسے پڑھ کر بہت متاثر ہوئے والد صاحب آنہیں بذریعہ دعا انکشاف مرتبہ امام مہدی کے لئے کہتے رہتے

رہتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کا خط لکھ دیا۔ جس کا عربی جواب حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کے قلم سے موصول ہوا۔ وہ کارڈ ایک عربی انشاء میں پڑا رہا۔ اور میری یاد کے مطابق ۱۸۹۹ء تھا۔ اس کے بعد جب والد ماجد قادیان گئے۔ تو مولوی راجیکی صاحب کو بھی ساتھ لے گئے ۔

قادیان سے لٹریچر عموماً ہمارے نام آتا یا والد ماجد خود منگواتے یہ کہنا غلط اور توہین آمیز ہے کہ کسی دوسرے شاگرد کے نام آنے والے لٹریچر سے جناب والد ماجد کو ہدایت نصیب ہوئی۔

اس سے پہلے میں امرتسر اسلامیہ ہائی سکول میں (اپنی پھوپھی صاحبہ کے پاس) داخل ہوا اور فیروز پور بھیڑا اپنے ایک رشتہ دار کے پاس مجھے بھیجا گیا وہاں سے بیمار ہو کر گھر آ گیا۔ سوء مزاج معدہ اور ملیریا بخار تھا مگر اسے تپ دق سمجھا گیا بیماری لمبی ہو گئی۔ والد صاحب سے مولوی غلام رسول گنگوی نصاب نظامیہ کی کتب پڑھنے ہر روز موضع لنگہ سے آتے مولوی صاحب راجیکی بھی تھے۔ میں چارپائی پر لیٹا رہتا اور سرکاری مدرسہ جانے سے پہلے صبح آپ تینوں کو فقہ وراثت صرف و نحو کی کتابوں کا سبق دیتے۔ میں نے ان کتب کا اردو ترجمہ کرنا شروع کر دیا۔ وقایہ سراجی مترجمہ راجیکی بہ حواشی شریفی از خاکسار۔ ترجمہ مختصر معانی متن۔ کافیہ (نحو کی کتاب) یہ سب مسودے مرزا حیرت دہلوی نے چھاپنے کے لئے منگوائے واپس نہیں کئے۔ میں نے اس بیماری کی حالت میں والد صاحب سے منشی فاضل مولوی فاضل کے نصاب کی تمام کتابیں پڑھیں۔ اور ۱۹۰۰ء اور ۱۹۰۵ء میں ظہور المسیح۔ ظہور المہدی۔ قصص القرآن تاریخی واقعات قرآن مجید کی آیات سے کئی ہزار اشعار نظم بنے۔ اور کئی اور رسالے کتابیں تعداد ۲۶ تک ہے یہ سب کام گولیکی ہوا۔ سرکاری مدرسے سے فارغ ہو کر والد ماجد نے گرل سکول میں اپنے ابتدائی شاگرد راجہ احمد خان صاحب کے اصرار سے مدرسی کی اور صبح قرآن مجید کا درس مردوں کو مسجد میں دیتے۔ اور بعد صحیح البخاری کا۔ اس کے ۱۹۲۴ء تک چار پانچ دور ہو گئے۔ گاؤں کے اکثر لوگ احمدی ہو چکے تھے۔ آپ گھر گھر جا کر عورتوں میں بھی درس قرآن دیتے جس سے احمدیت کی عورتوں میں اشاعت ہو گئی۔ نیز جو سرکاری مدرسہ میں پڑھتے رہے مدارس کے بعد بھی اور پیرزادوں کے گھروں میں بھی احمدیت آپ کے ذریعے پھیل گئی پیر شبیر عالم صاحب پیر فیض عالم صاحب بی۔ اے۔ پیر محمد اکبر صاحب پیر بشیر احمد صاحب پیر محمد عبد اللہ صاحب پیر شمس الدین صاحب ان کے پوتے پیر نذیر احمد پیر محمد رمضان پیر خوشی محمد پیر بہادل شاہ صاحب وغیرہم

آپ ہی نے ان سے بیعت کرائی ۔ محلہ کے زمیندار خاندان چونکہ روحانی برکات کی وجہ سے معتقد تھے۔ اسلئے آپ کے ذریعہ سلسلہ میں منسلک ہو گئے۔ محمد دین موچی۔ ابراہیم غلام محمد محرم کا نام سرفہرست ہے۔ سردار چوہدری سردار خان محمد محلہ شمالی سے نیز میاں احمد دین صاحب مرحوم مؤذن ان کے واقف وڈ کھوبائی اور نہ تحسین صاحب مرحوم۔ خوشی محمد صاحب باڈی گارڈ غلام احمد مولوی فاضل۔ بشارت احمد اور فضل حق صاحب قریشی) ان کے نہائی دائرہ شمس الدین والد جناب شریف فلمرو برادر اشرف سب انہی کے ذریعے احمدی ہو کر قادیان و ربوہ ہیں اور گرد گاؤں دھارووالہ، جیند راوالی، ٹھٹھہ۔ زیبا ذالی۔ جبتر کی۔ سدو کی۔ لنگہ سب میں احمدیت آپ ہی کی پھیلائی ہوئی ہے۔ ولی محمد عبد اللہ علی محمد نمبردار وغیرہ مستری محمد دین آپ کے فرستادہ ۱۹۰۷ء قادیان میرے پاس پہنچے اور بیعت امام علیہ السلام کے مشرف ہوئے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی جب آپ کے ساتھ پہلی بار قادیان گئے تو والد ماجد نے آگے بڑھ کر حسب طریق آداب صوفیاء حضور سے عرض کی کہ میرے ساتھ میرا شاگرد نوجوان بیعت کے لئے آیا ہے اجازت فرمایا اسی کو بلا لو (یہ بات مجھے خود والد بزرگوار نے واپسی پر سنائی تھی) چنانچہ اس وقت دستی بیعت کی۔ آپ بھی اور بعض لوگ بھی شامل بیعت ہوئے (اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ سب پہلی بار بیعت کر رہے تھے بلکہ یہ عام طریق تھا کہ جب حضور بیعت لیتے تو برکت سے مستفیض ہونے کے لئے کئی شامل ہو جاتے ایک دوسرے پر یا عضوں پر ہاتھ رکھ دیتے۔ چنانچہ میں نے کئی دفعہ دیکھا والد ماجد ۱۸۹۵ء سے قبل بیشتر دستی بیعت کر چکے تھے۔

جب حضور نے نمازوں میں اپنی مادری زبان میں دعائیں مانگنے کے لئے فرمایا تو والد ماجد نے یہ کہا تھا کہ ملا لوگ کہتے ہیں۔ اس طرح نماز ٹوٹ جاتی ہے تاکہ مزید کشمکش ہو جائے ورنہ خود تو اس سے پہلے مجھے بھی اپنی زبان میں دعائیں نمازوں میں کرتے رہنے کی تاکید کئی بار کرتے رہتے۔ اور جو لوگ آپ سے کہتے کہ نماز میں (دلچسپیں آئی ہیں رلیعنی خیالات انکا پریشان) تو آپ ان کو کہتے بس اسی کو دعا کے رنگ میں خدا کے حضور پیش کرو اسی طرح خیالات رک جائیں گے۔ کسی اپنے دینی پیر بھائی کو دعا کے لئے کہنے یا کسی بار التجا کرنے سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ دعا کرانے والے سے افضل۔ ولی اللہ بالضرور ہے۔ یہ تو اخوت اور باہمی ہمدردی و محبت کا نشان ہے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم لا تنسنا فی دعائک اپنے ایک ایمان لانے والے کو فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعض احباب کو درد ۔ کفتگو کر رہا تھی (صفحہ ۱۲ پر)

(صفحہ ۱۲ پر)

مشرقی افریقہ سے ایک مراسلہ

تلاوت قرآن کریم کے متعلق جماعت اسلامی کشمیر کے اراکین نے پچھلے دنوں آچاریہ ونوبا بھاوے کے سامنے جو غیر اسلامی حرکت کی اُس پر ہندو پاکستان کے علمی حلقہ کی طرف سے ناپسندیدگی کی تفصیل قارئین کرام کے مطالعہ میں آچکی ہے اسی سلسلہ میں ٹانگا نیکا (مشرقی افریقہ) سے ایک غیر احمدی تعلیم یافتہ دوست کا ایک مکتوب ہمارے نام موصول ہوا ہے جسے ذیل میں بجنسہ نقل کیا جاتا ہے

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی؟

"میں ایک اہل سنت والجماعت مسلمان ہوں مجھے یہ خبر پڑھ کر نہایت افسوس ہوا کہ . . . کشمیر کے قصبہ سوپور میں جماعت اسلامی کے بعض ارکان نے بھارتی حکومت کے نمائندہ جناب آچاریہ ونوبا بھاوے جی کو یہ کہا کہ ــــ چونکہ وہ قرآنی تعلیم پر عمل نہیں کرتے . . . . اس لئے آپ قرآن مجید کی تلاوت ترک کر دیں۔ آہ اس

مسلمان ہو کے قرآن ہی کے دشمن ہے یہ حیرانی
چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

ایک اسلامی جماعت ہونے کا دعوے کرنے والی جماعت کا یہ فعل کتنا غیر اسلامی اور جہالت پر مبنی ہے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ اسلامی جماعت کے اراکین نے اپنی آنکھوں پر تعصب کی پٹی باندھ رکھی ہے جس سے انہیں جائز و ناجائز کی تمیز نہیں رہی۔ انہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ قرآن مجید مسلمانوں ہی کے لئے نہیں بلکہ غیر مسلمانوں کی رشد و ہدایت کے لئے بھی آیا ہے۔ تاکہ وہ اس کے مطالعہ سے راہِ ہدایت پائیں اور اسلامی جماعت میں اضافہ کا باعث بنیں۔ رسول کریم صلعم نے قرآنی پیغام مسلمانوں کو نہیں بلکہ غیر مسلموں کو پہنچایا تھا جسے سن کر وہ ایمان لائے اور اسلامی جماعت کے ممبر بنے۔ لیکن اس ہندی اسلامی جماعت کا یہ عجیب اصول ہے کہ نہ خود اسلام کی اشاعت میں حصہ لیتی ہے نہ دوسری عامل جماعت کو تبلیغ کا موقعہ دیتی ہے بلکہ وہ غیر مسلم احباب کو قرآنی نور و ہدایت پانے سے بھی روک کر اپنی اسلام دشمنی کا ثبوت دے رہی ہے بجائے اس کے کہ وہ راہ ہدایت پا کر اس گروہ اسلامی جماعت میں شامل ہو جائیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ قرآن مجید پر ایمان لانا اور اسے پڑھ کر اس پر عمل کرنا بے شک ضروری ہے۔ لیکن قرآن مجید کے سننے والے غیر مسلم کو معاً اس پر عمل کا پابند بنانا کہاں کی عقلمندی ہے۔ رسول کریم صلعم کو تو یہ حکم ربانی ہوا تھا کہ اے پیغمبر! جو وحی قرآن مجید کے ذریعے تجھ پر نازل کی جاتی ہے اسے لوگوں تک پہنچا دے۔ ان احکام کے منوانے اور ان پر عمل کرانے کا ذمہ دار نہیں ہے۔ کیا ارکانِ جماعت اسلامی نے آچاریہ ونوبا بھاوے جی کو منع کرنے سے پہلے اسبات پر غور نہیں کیا کہ وہ خود تعلیمات قرآن پر کہاں تک عمل پیرا ہیں؟ قرآن مجید تو اپنی زبانِ حال سے برابر یہی پکار رہا ہے کہ ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہر چہ کرد ایں آشنا کرد

فقط والسلام - پرنسپل ایم جے آغا خاں
ٹانگا پورٹ (ٹانگانیکا) ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۹ء

(بقیہ صفحہ نمبر ۹)

دعا کے لئے تحریک کی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے بذاتہ دعا کے لئے کہا جاتا ہے اور اخبار میں تو روزانہ چھپتا ہے۔ تو ہم وابستگان دامن خلافت کو ان کا فرض یاد دلایا جاتا ہے۔ ایسا ہی اگر کسی اپنے شاگرد یا زیر اثر جوان کو کسی سے مناظرہ کرنے کے لئے بھجوایا ہے یا بھجا ہے تو اس سے یہ ثابت یا تاثر پیدا کرنا کہ وہ نہیں کر خود اس کا جواب نہیں دے سکتے تھے۔ یوں بھی بعض طبائع ایسی ہوتی ہیں کہ وہ مناظرہ مباحثہ کرنا پسند نہیں کرتے مگر اس کے نتیجے میں نفد

پیدا ہوتی ہے۔

میں نے یہ سب باتیں اھل البیت ادری بما فی البیت چشم دید یا یقینی حصول علم کی بنا پر واقعات کے مطابق لکھی ہیں اور خدا کو حاضر ناظر جانتے ہوئے حوالہ قلم کی ہیں۔ کیونکہ ان اور ایسی کئی اور باتوں کے متعلق بعض دوستوں میں غلط فہمی پھیلتی جاتی ہے جس کا ذکر کئی دوستوں نے بالمواجہ مجھ سے کیا۔ پس میرے لئے یہ ضروری ہو گیا کہ بغیر کسی بالارادہ اس کا مرتکب قرار دیئے کے جو کچھ میرے علم میں درست ہے اسے نکلوا کر شائع کرا دوں۔

والسلام آکمل۔

حافظ صالح محمد صاحب سکندرآباد ایم ایس سی واقف زندگی کی پی ایچ ڈی کی تعلیم کے لئے امریکہ کو روانگی

۱۰ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو حافظ صالح محمد صاحب سکندرآباد ایم۔ ایس۔ سی واقف زندگی کے پی۔ ایچ۔ ڈی کی تعلیم کے لئے امریکہ کو ہوائی جہاز سے روانگی کا انتظام تھا۔ اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ سکندرآباد و خدام الاحمدیہ سکندرآباد کی طرف سے ایک الوداعی جلسہ بروز جمعہ بتاریخ ۹ اکتوبر ۱۹۵۹ء بعد نماز جمعہ بمقام اللہ دین بلڈنگ مسجد احمدیہ منعقد کیا گیا۔ اس طرح سے ایک جلسہ زیر صدارت حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم یٰسین میرانی صاحب نے فرمائی نظم میاں الدین الہ دین صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد سیٹھ محمد یوسف الہ دین نے حافظ صالح محمد صاحب اور ان کی اس تقریب کا تعارف کرایا اور بتایا کہ وہ اعلیٰ تعلیم (یعنی پی۔ ایچ۔ ڈی) کے لئے امریکہ کی عثمانیہ یونیورسٹی کی طرف سے وظیفہ دیا جا کر بھجوائے جا رہے ہیں اس کے بعد حکیم محمد الدین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور مکرم محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس سی۔ ایل۔ ایل۔ بی اور خاکسار محمد اسمٰعیل فاضل وکیل یادگیر نے علیحدہ علیحدہ اس موقعہ کے مناسب حال تقریریں کیں۔ جس میں حافظ صالح محمد صاحب کی صلاحیت اور حفظ قرآن اور وقف زندگی اور ایک مخلص خدام سلسلہ نوجوان کے کارناموں کو سراہا گیا۔ اسی طرح اس سفر کے بابرکت ہونے کے لئے دعاؤں کی تلقین کی۔ اور حضرت سیٹھ صاحب قبلہ اور سیٹھ علی محمد صاحب اور ان کے خاندان اور جماعت کو اس کی مبارکباد پیش کی گئی۔

حافظ صالح محمد صاحب نے اس الوداعی تقریب کے لئے جماعت و خدام کا شکریہ ادا کیا اور ہر سہ مقررین کا ان کے نیک خیالات اور دعاؤں کے لئے شکریہ ادا کیا۔ اور کامیابی کا سارا انحصار خدا تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کو قرار دیا۔ اور اپنے دادا جان حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب اپنے والد صاحب اور سلسلہ کے بزرگان اور جماعت کی دعاؤں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مزید دعاؤں کی درخواست کی۔ اس کے بعد جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ جلسہ کے اختتام کے بعد جماعت نے حاضرین کی مٹھائی اور چائے سے تواضع کی۔ اور سب کا جماعت نے شکریہ ادا کیا سیٹھ علی محمد صاحب ایم ایے ایڈیٹر اور والد حافظ صالح محمد صاحب نے بھی اس موقعہ کے مناسب حال ایک مخصوص تقریر فرمائی۔ اور فرمایا کہ کس طرح حافظ صاحب تدریجاً اس مقام پر پہنچے۔ اور کس طرح حضور اقدس کی دعاؤں نے انہیں اس مقام تک پہنچایا! اور احباب سے خصوصیت سے اپنے لڑکے کی کامیاب مراجعت کے لئے دعا کی تحریک کی۔

ایٹ ہوم کے بعد ایک اجتماعی فوٹو بھی اس موقعہ پر لیا گیا۔ خاکسار محمد اسمٰعیل وکیل یادگیر۔

تاریخہائے وفات

از محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ

محترم قاضی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا ملکہ عطا فرمایا ہے کہ جس کے متعلق ان کا کہنا ہے کہ "ادنیٰ فکر سے تاریخ عددی نکل آتی ہے۔ اور یہ صورت بلاشبہ یادگار کے لئے بہترین مختصر و جامع ذریعہ ہے۔ موصوف نے حسب ذیل تاریخہائے وفات بغرض اشاعت بھجوائی ہیں:-

(۱) آہ مولوی غلام حسین ایاز احمدی ۱۲۷۹ھ

(۲) نذیر احمد رحمانی چل دیئے ۱۲۷۹ھ

(۳) والدہ محمد حفیظ بقاپوری جنتی ہوئی ۱۹۵۹ء

درخواستِ دعا

مکرم حکیم محمد عبدالعزیز صاحب سابق طبیب پکٹر بیت المال مقیم ربوہ کمر پر کاربنکل کا پھوڑا نمودار ہونے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ان کا اپریشن ہوا ہے۔ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمود احمد عارف درویش قادیان

تحریک چندہ برائے

"تعمیر چار دیواری بہشتی مقبرہ"

بہشتی مقبرہ کی چار دیواری کی تعمیر کے لئے قبل ازیں متعدد مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے اور الحمد للہ دوستوں کی طرف سے بھی اس مد میں نہایت جوش اور بلند حوصلہ کے ساتھ نقد رقوم اور وعدہ جات موصول ہوئے ہیں۔ اب ایک دفعہ پھر سلسلہ کے مخیر دوستوں کو اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے کے لئے توجہ دلائی جاتی ہے جن دوستوں نے اب تک اس تحریک میں حصہ لیا ہے ان کے نام پیشتر ازیں اخبار "بدر" میں مسلسل و متواتر شائع کئے جاتے رہے ہیں اور اخبار "بدر" مورخہ ۱۱/۵۹ ۱۹ میں مورخہ ۵/۵۹ ۱۵ تک نقد ادائیگی اور وعدے کرنے والوں کے نام شائع کروائے جا چکے ہیں۔ اس کے بعد جو اطلاعات مرکز میں پہنچی ہیں ان احباب کے وعدوں اور وصولی کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ اب جن دوستوں نے اب تک اس تحریک میں حصہ نہیں لیا ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ جلد از جلد اپنے وعدوں سے مرکز میں اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔ اور کوشش کریں کہ جلسہ سالانہ سے قبل وعدوں کی ادائیگی ممکن ہو سکے۔ تا جلسہ سالانہ کے معاً بعد "چوتھی دیوار بہشتی مقبرہ" کی تعمیر کا کام شروع کیا جا سکے۔

نوٹ:- جن احباب کی طرف سے دسمبر کے پہلے ہفتہ تک وعدوں کی رقوم مرکز میں موصول ہو جائیں گی ان کے نام سنگ مرمر کی پلیٹ زیر تیاری میں شامل کر کے لگائے جا سکیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	اسماء	عطیہ		کیفیت
۱	درویشان قادیان	۱۰۰/-	روپے	وعدہ
۲	مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان	۱۰۰/-	"	"
۳	" شیخ عبد الحمید صاحب عاجز منجانب مرحوم والدین "	۱۰۰/-	"	"
۴	" چوہدری سکندر خاں صاحب گجراتی "	۱۰۰/-	"	"
۵	" کمال الدین صاحب مدراس	۱۰۰/-	"	۲۵/- نقد ادائیگی
۶	" ڈاکٹر حسن صاحب "	۱۰۰/-		وعدہ
۷	" علی محی الدین صاحب "	۱۰۰/-		۵/- نقد ادائیگی
۸	" بی۔ ایم عبد الرحیم صاحب جنگلور	۵۰۰/-	۱۰۰/- "	"
۹	" صبغۃ اللہ صاحب "	۱۰۰/-		وعدہ
۱۰	" میر کلیم اللہ صاحب "	۵۰/-		۲۰/- نقد ادائیگی
۱۱	" حفیظ الرحمٰن صاحب بمعہ اہلیہ "	۱۵۰/-		وعدہ
۱۲	" افسر حسین صاحب "	۱۰۰/-		"
۱۳	" عبد الرزاق صاحب "	۱۰۰/-		"
۱۴	" کریم خان صاحب "	۱۰۰/-		"
۱۵	" محمد شفیع صاحب وغیرہ جماعت احمدیہ کلکتہ	۱۰/-		"

ناظر بیت المال قادیان

چندہ وقف جدید کی سو فیصدی ادائیگی

اور

احباب جماعت کا فرض

جیسا کہ اخبار بدر مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۹ء میں دفتر ہذا کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا تھا کہ ایسی جماعتیں جن کی طرف سے چندہ وقف جدید سو فی صدی ۱۵ نومبر تک ادا ہو جائے گا ان کا نام اخبار بدر میں شائع کیا جائے گا۔

دفتر ہذا کے اس اعلان کے پیش نظر اکثر جماعتوں نے اس طرف پوری توجہ فرمائی ہے اور اس کوشش میں ہیں کہ ان کی جماعت کی طرف سے تمام وعدہ جات کی رقوم ادا ہو جائیں۔ لیکن ان کے علاوہ بہت سی ایسی جماعتیں ہیں جو اس طرف کما حقہ توجہ نہیں کر سکیں اور ان کے ذمہ کافی چندہ بقایا ہے۔ جماعتوں کو بذریعہ خطوط بھی یاد دہانی کروائی جا رہی ہے۔ امید ہے کہ متعلقہ سیکرٹری صاحبان / جملہ صدر صاحبان اس طرف فوری توجہ فرما دیں گے۔

دوسری بات جس کی طرف خاص طور پر توجہ دلانے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں اس اسکیم کے ماتحت حصہ لینا اس قدر آسان ہے کہ ہر فرد خواہ وہ مرد ہو یا عورت بچہ ہو یا بوڑھا اس میں آسانی سے حصہ لے سکتا ہے۔

اس وقت تک جو وعدہ جات جماعتوں کی طرف سے موصول ہوئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سکیم کو تمام احباب و مستورات کے ذہن نشین کروا کر ان کو حصہ لینے کے لئے تحریک نہیں کی گئی۔ اور اس طرح وہ ثواب سے محروم رہ گئے ہیں۔ جو اس اسکیم کے ماتحت حصہ لینے والوں کو ملے گا۔ اس لئے ایک دفعہ پھر میں احباب کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس سکیم کی اہمیت احباب و مستورات پر واضح کریں اور ان کو اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائیں تا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منشاء مبارک کے تحت جماعت کے تمام افراد اس میں حصہ لے سکیں اور تبلیغ و تربیت کے پروگرام کو وسیع تر کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور اپنے خاص فضلوں کا وارث بنائے۔ اس وقت تک صرف معلمین اس تحریک کے ماتحت کام کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی جد و جہد کے اچھے نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔ ابھی اس سکیم کو ہندوستان بھر میں مقبول اور کامیاب بنانا ہے۔ اگر احباب پوری توجہ اور اخلاص اور قربانی سے اس کام کو سرانجام دینے کا تہیہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو زیادہ سے زیادہ کامیابی سے نوازے گا۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کو اپنی رضا کے ماتحت کام کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

جلسہ سالانہ میں ضرور تشریف لائیں (بقیہ صفحہ ۱)

کی نیند سو رہے ہیں۔ اُن کے مزاروں پر نصب شدہ کتبے زبان حال سے پکار پکار کر کہتے ہیں۔ کہ دیکھو! ہم سات سمندر پار کن کن ملکوں کے رہنے والے تھے ہمیں اسلام نے سلک وحدت میں پرو دیا۔ اور ہم نے اسلام کی خاطر مسلسل قربانیاں کر کے اللہ تعالیٰ سے یہ انعام پایا کہ اس کے محبوب کے پہلو میں ہمیں سکینت کا مقام حاصل ہے —!!

میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کے جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت بخشی ہے وہ سوائے اس کے کہ کوئی غیر معمولی روک پیدا ہو جائے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ضرور آتے ہیں۔ بلکہ یہ فرض ہے کہ خود تشریف لاتے ہیں بلکہ اپنے ساتھ بعض ان احباب کو بھی لاتے ہیں جن میں مالی استطاعت نہیں ہوتی۔ اور وطن جو ان بستیوں کی زیارت کے لئے ایک تڑپ رکھتے ہیں ——— ایسے تمام دوست اب کی بار بھی جلسہ پر شمولیت کی تیاریوں میں مصروف ہوں گے۔

——— اور وہ دوست جو اپنی گوناگوں دنیوی مصروفیات کے باعث تا حال شمولیت جلسہ کے بارہ میں فیصلہ نہیں کر پائے ہیں ان سے در خواست کرتا ہوں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسب ذیل ارشادات کو غور سے پڑھیں۔ حضور فرماتے ہیں:—

"ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا ان کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے۔ اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے"

پس کون مخلص احمدی ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس دعا پر آمین کہنا اور اس کا مورد بننا نہیں چاہتا ——— !! پس میں ان سے جو بزرگ اور بھائی جو محض کسی دنیوی کاروبار یا جسمانی کسل کی وجہ سے اب تک تیار نہ ہوں ہوں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس نادر موقع سے ضرور فائدہ اٹھائیں اور اس روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری کریں ——— اور پھر سفر میں بھی اور قادیان میں آ کر اپنے لئے، جماعت کے لئے، اپنے پیارے امام کے لئے اور اسلام کی ترقی کے لئے انفرادی اور اجتماعی دعائیں کریں حضرت امام ہمام ایدہ اللہ نے قادیان کے ایک گذشتہ جلسہ سالانہ پر اپنے ایک پیغام میں تاکیداً فرمایا:—

"آپ لوگوں کا کام ہے کہ سال میں کم سے کم ایک دفعہ قادیان آئیں اور یہاں آ کر ان برکتوں سے ... آپ لوگوں کی بہتری کیلئے ضروری ہے اور آپ کی ترقی کا موجب ہو سکتے ہیں ..... بلکہ اس سے بھی زیادہ زور کے ساتھ تو دیا آتے ہیں جیسا کہ تقسیم سے پہلے آتے تھے"!!

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور زیادہ سے زیادہ دوستوں کو جلسہ میں شمولیت کی توفیق بخشے تا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس دعا کے مستحق بنیں اور مورد فضل الٰہی قرار پائیں کہ "ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا ان کے ساتھ ہو"

——— آمین ———

خبریں!

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ وزیر اعظم شری نہرو نے آج یہاں اعلان کیا کہ بھارت کسی دھڑے میں شامل ہوئے بغیر سب سے تعاون کرنے کی پالیسی میں تبدیلی نہ ہوگی۔ یہ پالیسی بدلنا ہماری شان کے خلاف ہوگا۔ ہماری خودداری یہ گوارا نہ کرے گی کہ ہم کسی کے آگے ہاتھ پھیلائیں۔ وہ دہلی پردیش کانگریس کی طرف سے منعقدہ سیاسی کانفرنس میں تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کی پالیسی کی اس سے بڑھ کر اور کیا جیت ہو سکتی ہے کہ اب دنیا کے بیشتر ممالک اس راستہ پر چل رہے ہیں جس پر بھارت چلتا آیا ہے۔ لیکن چین اس پالیسی پر عمل نہیں کر رہا۔ ہم اس پالیسی پر عمل کر کے چینی جارحیت کا بھی مقابلہ کریں گے۔

مدراس ۲۳ نومبر۔ پرجا سوشلسٹ پارٹی کے چیئرمین شری اشوک مہتہ نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس مرحلہ پر بھی بھارت کی سرحدوں کو چین کے خطرہ اور چین کے ہتھکنڈوں کی پوری اہمیت اور اصل حقیقت بھارتی عوام پر واضح نہیں کی جا رہی۔ چین کے اپنے وعدوں اور الفاظ کا کوئی پاس نہیں ہے اور وہ شپکی درہ اور نتی درے جیسے علاقوں کی بھی جنہیں بھارتی علاقہ تسلیم کیا جا چکا ہے خلاف ورزی کر رہا ہے۔ آپ نے کہا چین نے ساری سرحد کے ساتھ مختلف مقامات اقصائے چین۔ خرناک قلعہ مانڈل۔ بینگلور۔ غن ریلیانی۔ لونگجو لیستی اپیا۔ خینکی درہ۔ بلانگ جدہانگ۔ ایمیا ماگی پہتل اور وادی ڈیچو کے علاقوں پر حملے کئے ہیں۔ اس نے بھارت کا ایک بھی پروٹسٹ قبول نہیں کیا۔ اور اس نے بھارت کے حق میں جانے والی کوئی ترمیم یا تصحیح اپنے نقشوں میں نہیں کی۔ آپ نے کہا کہ چینی چاہتے ہیں کہ بھارتی سرحدوں کی تعیین نہ ہو۔ وہ غیر واضح اور لچکدار رہیں تب تک چین جب چاہے انہیں پیچھے کی طرف دھکیل سکے۔

انبالہ ۲۲ نومبر۔ گورنر گیڈگل نے کل انبالہ میں دیو سماج کالج فار گرلز کے دسویں سالانہ نوجوانوں کی تقاریر کے دن طالبات کو یہ مشورہ دیا کہ جمہوریت کے زمانہ میں تقریر بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ یہ کوئی خداداد فن نہیں بلکہ اسے سیکھنا پڑتا ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ بھارت نے اپنے لئے جو جمہوری طرز کا نظام منتخب کیا ہے اس میں ایک دوسرے کو دلائل سے قائل کر کے ہی ہم خیال بنایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ایسا صرف ایک مدلل تقریر سے ہی ہو سکتا ہے۔ اپنے طالبات میں ملک جمہوری دیش میں فن تقریر کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ وزیر اعظم شری نہرو نے کل لال قلعہ میں تقریر کی تھی اس کی مزید تفاصیل ملی ہیں۔ شری نہرو نے کہا کہ ملک کو محض ریزولیوشن پاس کرنے یا جلوس نکالنے سے مضبوط نہیں بنایا جا سکتا مشکل یہ ہے کہ لوگ زوردار ریزولیوشن پاس کر کے دوسروں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ یہ کام کریں لیکن انہیں خود جو کچھ کرنا ہوتا ہے اس کے متعلق خاموش رہتے ہیں۔ امریکہ اور یورپ کے کئی ملکوں میں نوجوان آدمی کچھ برس تک فوجی ٹریننگ کے لئے بھرتی کر لئے جاتے ہیں۔ اس طرح انہیں نہ صرف فوجی ٹریننگ حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔ بلکہ طبقاتی دیواریں توڑنے میں بھی مدد ملتی ہے کیونکہ امیر آدمیوں کے لڑکوں کو بھی عام سپاہیوں کی حیثیت میں فوجی تربیت حاصل کرنی پڑتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ بھارت میں لازمی فوجی بھرتی ہو لیکن میں نے اکثر سوچا ہے کہ اگر سکولوں اور کالجوں میں ۱۸ برس سے زیادہ عمر کے تمام طلباء کو کچھ فوجی تعلیم دی جا سکے تو اچھا ہوگا۔ ہم فوجی ٹریننگ پر اتنا زور نہیں دینا چاہتے جتنا فوجی ڈسپلن تنظیمی صلاحیت اور کوآپریٹو سپرٹ کے ساتھ کام کرنے کے اچھے اوصاف پر دیا جاتا ہے۔ سکولوں اور کالجوں میں ایسے نوجوان نظر آنا کچھ اچھی بات نہیں ہے جو سیدھے کھڑے نہیں ہو سکتے اور کمان کی طرح جھکے ہوئے نظر آتے ہیں۔ شری نہرو نے کہا کہ بھارت کے پاس اچھی صلاحیت والی فوج موجود ہے۔ لیکن اس کی پشت پر ساری قوم کی متحدہ طاقت موجود ہونی چاہیئے وہ وقت گیا جب لوگ سوچا کرتے تھے کہ ملک کی سلامتی کی حفاظت صرف فوج کا کام ہے۔ پچھلی دو لڑائیوں میں واضح ہو گیا تھا کہ شہری آبادی اور فوج نے کس طرح ایک دوسرے میں جذب ہو کر کام کیا۔ لوگوں نے ایک ٹیم کی شکل میں اپنے اپنے ملک کا دفاع کیا تھا۔ بھارت کے لوگوں کو بھی یہ سپرٹ پیدا کرنی ہوگی۔ اور یہ اناخیالی ترک کر دینا ہوگا۔ دفاعی معاملات میں سارا کام فوج کرے گی۔ لوگ اب زیادہ دیر تک محض تماشائی بن کر نہیں رہ سکتے۔ انہیں اہم پارٹ ادا کرنا ہے۔

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ امریکہ کے صدر آئزن ہاور کے مجوزہ دورہ دہلی (۹ دسمبر تا ۱۴ دسمبر) کا پروگرام اس طریقہ سے وضع کیا گیا ہے کہ انہیں اہم بین الاقوامی معاملات کے بارے میں پردھان منتری شری نہرو سے بات چیت کے لئے کافی وقت مل سکے دونوں مدبروں میں کم سے کم تین اہم میٹنگیں ہوں گی جن میں بھارت چین جھگڑے کی پیچیدگیوں پر غور ہوگا۔ صدر آئزن ہاور ۹ دسمبر کو دہلی پہنچ رہے ہیں تب تک یہ پتہ چل جائے گا کہ بات چیت کے ذریعے بھارت چین کے مابین جھگڑے کے تصفیہ کا امکان ہے یا نہیں صدر آئزن ہاور کے سواگت کی تیاریاں زور شور سے جاری ہیں۔ صدر آئزن ہاور ۔ اردسمبر کو پارلیمنٹ کے دونوں ہاؤسوں کو خطاب کریں گے۔ اور رامشتر پتی بھون میں اُن کے اعزاز میں دعوت دی جائے گی۔ صدر آئزن ہاور کے ہمراہ اُن کا لڑکا بھی ہوگا۔ امریکی نامہ نگار اُن کی آمد سے پہلے ہی دہلی پہنچ جائیں گے۔ دیگر ملکوں کے نامہ نگار بھی دہلی پہنچ رہے ہیں۔

اقوام متحدہ (نیویارک) ۲۱ نومبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے کل رات فرانس سے سفارش کی کہ وہ صحرائے اعظم میں اپنے مجوزہ ایٹمی تجربات کو ملتوی کر دے۔

دہلی ۲۱ نومبر مرکزی حکومت نے پہلی اپریل اور مئی کو یکم جنوری ۱۹۶۰ء سے ناجائز قرار دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ لوگ ۲ جون ۱۹۶۰ء تک انہیں ریزرو بنک اس کی ایجنسیوں اور ڈاکخانوں وغیرہ میں تبدیل کرا سکتے ہیں۔ لوگوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ابھی سے اس سلسلہ میں اقدام کریں۔

کراچی ۲۱ نومبر۔ پاکستان کے صدر جنرل ایوب خان نے ایران اور ترکی کا دورہ کرنے کے بعد یہاں واپس یہ کہا کہ پاکستان ترکی اور ایران متحد ہو کر اپنا دفاع کر سکتے ہیں۔ اور یہ مشرق وسطی افریقہ ایشیا اور جنوب مشرقی ایشیا کے لئے ڈھال بنے ہوئے ہیں انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ افغانستان بھی اس معاہدہ میں شامل ہو جائے۔

فیلڈ مارشل ایوب خان نے کہا کہ میں نے شہنشاہ ایران اور صدر ترکی سے اپنی بات چیت میں محسوس کیا کہ عالمی اور مسلمانوں کی سلامتی کا یہ ادارہ اور مضبوط ہو سکتا ہے کہ اگر افغانستان اس میں شامل ہو جائے۔ ہم چاہتے تھے کہ ہماری اس بات چیت میں شاہ افغانستان بھی شریک ہوتے لیکن ہم مستقبل کے بارے میں ناامید نہیں ہیں پاکستان کو بڑی خوشی ہوگی اگر افغانستان اس سے زیادہ قریب آ جائے اور اس کے بے بنیاد دلوں سے پیدا شدہ شبہات دور ہو جائیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پاکستان افغان بھائیوں کی امداد کے لئے تیار ہے۔ صدر ایوب نے یہ بھی کہا کہ پاکستان ترکی اور ایران کا یہ اتحاد ...

پاکستان کا ویزا حاصل کرنے والے دوستوں کے لئے

ضروری اطلاع

بعض احمدی دوستوں نے جو ہندوستان کے مختلف علاقہ جات میں مقیم ہیں۔ اس بارہ میں دریافت کیا ہے۔ لہٰذا ایسے دوستوں کی سہولت کے لئے اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ پاکستان کے ہائی کمشنر صاحب مقیم دہلی کے پتہ پر مبلغ ڈیڑھ روپیہ صرف (۵۰ - ۱ روپے) بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں اور کوپن پر رقوم بھجوانے کی غرض اور اپنا مفصل پتہ صاف صاف الفاظ میں نوٹ کر دیں تو تین عدد فارم ویزا ان کو بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک مل جاویں گے۔ اس کے بعد فارم ویزا پُر کر دئے جاویں۔ تین عدد فوٹو چسپاں کر کے نیز دو روپے کے پوسٹل آرڈر ساتھ لگا کر معہ پاسپورٹ بصیغہ رجسٹری دوبارہ اسی پتہ پر بھجوا دیں۔ تو چند یوم کے اندر اندر ان کو ویزا معہ پاسپورٹ واپس مل جائے گا۔ چونکہ ہندوستان کے مختلف صوبہ جات میں مقیم احمدی احباب جلسہ سالانہ ربوہ میں شامل ہونے کے لئے ویزا حاصل کرنے میں مشکل محسوس کر رہے ہیں۔ لہٰذا ایسے دوستوں کی سہولت کے لئے یہ اطلاع دی جا رہی ہے۔

نوٹ:- پوسٹل آرڈر کی خانہ پُری کر دی جائے۔ اس کی پشت پر اپنا پورا پتہ بھی نوٹ کر دیا جائے۔ لیکن اس کو کراس نہ کیا جائے۔ (ناظر امور عامہ قادیان)